VERBATIM REPORT

SESSION TWO

December 31, Wednesday, 2009

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Qura'an
2. Oath of new member(s) Youth Parliament Pakistan
3. Calling Attention Notices
4. Resolutions
5. Motion

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel, Islamabad at fourty minutes past eleven in the morning with Mr. Speaker (Wazir Ahmed Jogezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

ترجمہ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تم کو کہ سپرد کرو امانتیں اہل امانت کو اور جب تم فیصلہ کرو لوگوں کے مابین فیصلہ کرو عدل کے ساتھ بے شک اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہے ہر بات کو سننے والا ہر چیز کو دیکھنے والا۔اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحبان اقتدار اور اختیار کی جو تم میں سے ہوں ۔ پھر اگر جھگڑا ہو جائے تمہارے درمیان کسی معاملے میں تو پھر دو اسے فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف اگر تم واقعتاً ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر۔ یہی طریقہ کار ہے بہتر اور بہت اچھا انجام کے اعتبار سے۔کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں اس پر جو نازل کیا گیا ہے تم پر اور اس پر جو نازل کیا گیا ہے تم سے پہلے ۔ اس کے باوجود چاہتے ہیں یہ کہ رجوع کریں معاملات کے فیصلے کے لیے طاغوت کی طرف۔حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ انکار کریں طاغوت کا۔ جب کہ چاہتا ہے شیطان یہی کہ لے جائے بھٹکا کر انہیں گمراہی میں بہت دور۔ اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ آؤ اس کی طرف جو نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور آؤ رسول ﷺ کی طرف تو دیکھو گے تم ان منافقوں کو کہ رکے رہتے ہیں تمہارے پاس آنے سےبڑی سختی کے ساتھ۔

Oath-Taking by the New Members

Mr. Speaker: Now, we have some new members for taking oath. Would you come to the roster or you may stand up in your respective places.

(اس موقع پر نئے اراکین یوتھ پارلیمنٹ جناب نیاز مصطفیٰ اور محمد جمال الدین نے حلف لیا)

Panel of Presiding Officers

Mr. Speaker: Let me announce the panel of Chairmen. We have the following four members as the Presiding Officers in case the Speaker and the Deputy Speaker is not around then they would be taking the Chair. They are:

1.	Mr. Mudassir Habib	Blue Party
2.	Mr. A.D. Tahir	Blue Party
3.	Mr. Raheel Sher Khan Niazi	Green Party
4.	Mr. Fawad Zia	Green Party

You are the current Presiding Officers for this session. Now, I believe there is some reshuffling in your Cabinet, Mr. Prime Minister!

Mr. Prime Minister: Sir, I need to announce some changes in my Cabinet. Miss Ammara Hikmat and Mr. Mudassir Habib have resigned and I have accepted their resignations and instead of those members, I have Mr. Waqas Aslam Rana as the Minister of Finance, Planning Affairs and Economics and I have Ms. Hira Batool Rizvi as the Minister for Culture, Sports and Youth Affairs.

Mr. Speaker: Well, that is your prerogative; I am just to exercise the oath.

(At this moment, two new Ministers took oath)

Mr. Speaker: Now you have agreed to have a resolution. Miss Sama Paras Abbasi, Mr. Muhammad Abdullah Zaidi and Sher Muhammad Nishat Hussain Kazmi, anyone of you could move this resolution?

Miss Sama Paras Abbasi: Sir, I beg to move the resolution.

> *"This House is of the opinion that the Government of Pakistan should take appropriate measures for the Defense of Pakistan while sending a tough message to the Indian Government. The House calls on the Indian media to act responsibly to lessen down the successively propagated war hysteria and condemns the gross air space violation of Pakistani territory by Indian Air Force on December 13, 2008."*

Mr. Speaker: Now, I put the resolution to the House.

(The Motion was carried unanimously)

Mr. Speaker: While it is a unanimous resolution, now you can speak. I have some names but let us decide how many minutes are you going to speak. Five minutes each is good enough, I suppose. Is it? So I start with the mover.

Miss Sama Para Abbasi: Thank you Sir. The foreign policy of Islamic Republic of Pakistan is moderate. Our national history is crystal clear that we have never adopted aggressive and offensive attitude. During the last few decades, India not only violated but also attacked our country but subsequently got a good lesson from our brave Army. Despite of all previous bitterness, Pakistan tried to establish friendly relations with India to cope up with the existing peace, trade and economic problems on mutual basis. But India tends to forget all our efforts in the path of peace, progress and prosperity of the sub-continent. Whenever, India faces internal anarchism, it develops war hysteria to divert the attention of their public from the internal problems and real issues. Recently, after the Mumbai attacks on December 13, India's four SU13MKIs violated the Pakistani airspace from Kashmir and Lahore sectors. Later, they declared it as a technical mistake but doing it twice from two different sectors on the same day cannot be a mistake. It was done deliberately to check the level of Pakistan's defense.

We strongly condemn this violation of our boundaries by India and the Indian war-mania. Our Government should also respond with the same zeal and zenith because our Government, our military and our people believe in Unity, Faith and Discipline.

In the last, I would like to emphasize the need of free establishment of civil defense training. Every citizen of Pakistan should take part in this training, so that we can handle the situation of war and panic if it is imposed on us. Thank you.

Mr. Speaker: Mr. Abdullah Zaidi.

Mr. Abdulla Zaidi: Mr. Speaker! actually printing error in the resolution. The word <u>successively</u> is to be replaced by <u>excessively</u>.

Mr. Speaker: It is correct.

جناب عبداللہ زیدی: جناب سپیکر! air violation پر تو میری co-presenter نےبات کر لی ہے، میں بات کروں گا war hysteria پر جو انڈیا propagate کر رہا ہے۔ جناب سپیکر! میں حیران ہوں، میں ششدر ہوں کہ انڈین ذرائع ابلاغ، Indian academia اور انڈین گورنمنٹ کس طرح پاکستان کے پیچھے لٹھ لے کر پڑ گئے ہیں۔ اسی تناظر میں ہمیں جو بتایا جا رہا ہے کہ ایک terrorist پکڑا گیا ہے جس کا نام احمد اجمل قصاب ہے اور اب وہ طوطے کی طرح فر فر بول رہا ہے کہ میں پاکستانی ہوں اور لشکر طیبہ نے سارے attacks orchestrate کیے تھے ادر میں فرید کوٹ کا رہنے والا ہوں۔

اسی تناظر میں کچھ چیزیں جو بہت اہمیت کی حامل ہیں میں ان کی طرف پارلیمان کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ احمد اجمل قصاب جس کا اصل نام احمد اجمل ہے اس کے نام کے ساتھ قصاب جوڑا گیا ہے۔ یہ ایک بزنس مین تھا اور نیپال میں کھٹمنڈو سے یہ abduct ہو گیا تھا۔ اس کے خلاف ایک پاکستانی وکیل نے کھٹمنڈو کی سپریم کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائرکی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اب جو پولیس رپورٹس آ رہی ہیں ان کے مطابق قصاب نے جو کہ اپنے اکثر بیانات بدلتے بھی رہتے ہیں انہوں نے سب سے پہلے کہا کہ وہ ان کا ساتھی اسماعیل Victoria Terminal Station پر لوگوں کو ہلاک کرنے گئے۔ اب یہاں پر ہوا یہ کہ نو بج کر پچپن منٹ پر eye witness کی رپورٹ کے مطابق مین لائن ٹرمینل میں دو لوگوں نے فائرنگ شروع کی اور اسی وقت CCTV footage کے مطابق suburban terminals پر بھی دو لوگ تھے۔ It is failure on Indian Intelligence part کیوں کہ وہ دو لوگ کون تھے اور وہ کہاں گئے۔

اس کے علاوہ پولیس رپورٹس یہ بھی بتا رہی ہیں کہ قصاب قرآن کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتا جو کہ ایک نئی نوید ہے Islamic terrorist organizations کے لیے۔ کاما ہسپتال کے عینی شاہدین کی شہادتیں یہ ہیں کہ کہ قصاب مراٹھی میں fluent ہے۔ اب مراٹھی پاکستان میں کہاں بولی جاتی ہے اور خصوصاً فرید کوٹ میں تو نہیں بولی جاتی۔ اس کے علاوہ ایک دکان اور رینمن ہاوس کے witnesses نے بولا ہے کہ terrorist bought heavy amount of licker یہ بھی ایک نئی نوید ہے اور پوسٹ مارٹم رپورٹس جو آئیں گی مجھے یقین ہے کہ اس میں great amount of licker میں ایک blood level نکلے گا۔ اس کے علاوہ عبدالرحمان انتلے جو کہ Indian Minister for minority Affairs ہوتے تھے انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے بی جے پی اور شیوسینا نے ان کو castigate کیا انہوں نے دباؤ میں آ کر استعفیٰ دے دیا۔ ان کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے کہا تھا کہ There is more to it than what meets

ہیمنت کرکرے جو کہ اے ٹی ایس چیف ہیں اور جن کا pre-meditated murder case کیا ہے اس کو probe کرنا چاہیے۔ اب ہیمنت کرکرے investigate کر رہے تھے serving Lt. Col of the Indian Army Col. Prohit اب کرنل پروہت مالیگان بلاسٹ اور سمجھوتہ ایکسپریس بلاسٹ میں actually سینکڑوں پاکستانیوں کے قاتل بھی ہیں۔ عبدالرحمان انتلے نے پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر یہ بولا کہ وہ A.T.S Chief تھے اور وہ کانسٹیبل نہیں تھے تو انہیں تاج یا اوبرائے کیوں نہیں بھیجا گیا؟ انہیں کاما ہسپتال کیوں بھیجا گیا؟ انہیں یہ آرڈر کس نے دیا جب کہ کاما ہسپتال سے سو میٹر کی دوری پر آزاد میدان پولیس اسٹیشن ہے اس کو engage کیوں نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ یہ کہ جہادت جو کہ ایک only survivor ہیں کرکرے کے ساتھ وہ بتا رہے ہیں کہ we were on our way to the Coma Hospital کے visitation میں سے نکل کر کچھ لوگوں نے ہم پر حملہ کیا ۔ میں بچ گیا میرے علاوہ سارے ہلاک ہوگئے اور قصاب بول رہا ہے کہ ہم لوگ کاما سے باہر نکلے اور ایک ٹیوٹا کوائلس رکی اور اس میں سے ایک آدمی نے نکل کر مجھ پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں میں زخمی ہوا اور اسمٰعیل نے جوابی فائرنگ کی۔ اب جہادت اور قصاب کی story match نہیں ہو رہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ how did Ismail manage to kill all seven of them کیوں کہ ایک ان میں سے کامتے سالکر اور کارکرے میں سےجب کہ encounter specialist بھی تھا ۔ اس کے علاوہ اب یہ رپورٹ آ رہی ہے کہ کرکرے صاحب کو 9 mm کی bullet سے مارا گیا ہے ۔ ان کی گردن سے جو bullet نکلی ہے وہ 9mm ہے جبکہ قصاب اور اسمعیل کے پاس AK-47 اور AK-56 ہیں ۔ اس کے علاوہ کرکرے نے ایک bullet proof jacket بھی پہنی ہوئی تھی and you have to be a damn good shooter اگر آپ کو ایک 9mm کے پسٹل سے کسی کا head shot لینا ہے۔ یہ pre-meditated murder تھا اور یہ کڑوے سوالات ہیں جن کے جوابات یقینا انڈین ذرائع ابلاغ اور Indian Intelligences کو دینے پڑیں گے۔

اس وقت جو الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے، اس کے اندر جو عقل کی بات کرتا ہے جیسا کہ اردندیتا رائے کاایک آرٹیکل اور مشرا صاحب کا ایک آرٹیکل ہے وہ چھپا ہے ۔ اس میں ان لوگوں کے ساتھ بھی یہ ہو رہا ہے کہ ان لوگوں کو castigate کر رہے ہیں اور پاکستانی

کہہ رہے ہیں- So much the Indian democracy اس مسئلے کا حل صرف یہ ہے کہ ایک joint investigation ہو اور اگر قصاب سچ بول رہا ہے کہ وہ واقعی لشکر طیبہ کا ممبر ہے تو پاکستانی ایجنسیوں کو اس تک رسائی دی جائے۔ وہ بہت valuable information provide کرے گا اور ہم بھی Indian agenciesکو رسائی دیں اور انہیں بتائیں کہ فرید کوٹ میں جو قصاب نام کا شخص ہے وہ صرف ایک ہے اور وہ تانگہ چلاتا ہے ۔

اس کے علاوہ گیارہ دسمبر کو UN نے جماعت الدعوۃ پر تو پابندی لگا دی لیکن بابو بجرنگی جو RSS سے تعلق رکھتے ہیں اور گجرات کے فسادات میں انہوں نے کہا تھا I quote, this was on camera. We did not spare a single shot. We believe in setting them on fire because these bastards won't be cremated. They are afraid of it. I have just one last wish, let may be sentenced to death. I do not care if I am hanged. Let a few more of them die. At least 25 thousands to 50 thousands should die. اگر یہ indigenous ہے تو کیا یہ terrorism نہیں ہے؟ یہ UN کی terrorism کی definition پر پورا نہیں اترتا؟ ہمارے جو UN میں سفیر ہیں جب ان سے لشکر طیبہ کے معاملے میں پوچھا گیا تو وہ کہنے لگے کہ میں مصروف ہوں بلاول بھٹو کو جو ایوارڈ مل رہا ہے اس کی ceremony میں ۔راشٹیہ سوئم سیوک سنگھ جو کہ ایک terrorist organization ہے یا ethnic organization ہے اس کی پینتالیس ہزار branches ہیں اور سات ملین رضاکار ہیں جن میں Ex-Prime Minister اٹل بہاری واجپائی، وزیراعلیٰ نریندر مودی، ایل کے ایڈوانی اور باقی stakeholders شامل ہیں ۔ کیا یہ آرگنائزیشن یو این کی definition پر پوری نہیں اترتی؟ سفارتی جنگ ہمیں بھی بڑھانی چاہیے۔Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Speaker: Thank you. Now I call on Syed Muhammad Nashat Kazmi Sahib.

سیدمحمد نشاط کاظمی: بہت شکریہ محترم سپیکر صاحب ۔ سب سے پہلے جب ہم اس ساری situation کو دیکھتے ہیں تو ہمیں regional situation پر بھی نظر ڈالنی چاہیے اور International context کو بھی ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ جہاں Indian aggressive foreign policy کی بات آتی ہے تو ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اتنا sudden shift, Indian foreign policy میں کیسے آیا۔ یہ identify کرنے کی اور accept کرنے کی ضرورت ہے کہ President elect باراک اوباما جو کہ President of United States کا oath بیس جنوری 2009 کو اٹھائیں گے، وہ اپنی election campaign کے دوران اور اپنے الیکشن کے بعد یہ کہہ چکے ہیں کہ ان کا بہت زیادہ interest ہے Kashmir issue کی resolution میں ۔ یہ بات اس سے پہلے کبھی بھی کسیPresidential Candidate نے اپنی الیکشن مہم کے دوران نہیں کہی تھی۔ انہوں نے یہ بات کی اور اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اپنا ایک special representative for Kashmir deploy کریں گے۔ اس کے فوراً بعد شیوشینکر مینن واشنگٹن گئے اور واشنگٹن جانے کے بعد انہوں نے جو diplomatic circles تھے واشنگٹن کے اور particularly among the democrats یہ کوشش کی کہ کسی طرح اس interest کو lessen down کرنے کوشش کی جائے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جو اتنا aggression, Indian government دکھا رہی ہے اس کے اثرات کیا ہوئے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد سب سے زیادہ فائدہ Indian government کو ہوا ہے کیوں کہ recently held States elections میں کانگریس پارٹی نے ہی چار پانچ ریاستوں میں جہاں الیکشن ہوئے ہیں کامیابی حاصل کی ہے۔اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اگلے ہی سال انڈیا کے full Parliamentary elections ہونے والے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ سب سے زیادہ فائدہ ممبئی واقعہ جس کی تمام پاکستانیوں اور حکومت پاکستان نےپر زور الفاظ میں مذمت کی ہے اس سے سب سے زیادہ فائدہ کس کو ہو رہا ہے ۔ سب سے زیادہ فائدہ حکومت ہندوستان کو ہو رہا ہے ۔ حکومت پاکستان کو اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں ہو رہا ۔ اس معاملے کی تحقیقات کے لیے حکومت پاکستان کی تمام تر offers کو reject کیا جا چکا ہے ۔ابھی تک کوئی concrete evidence provide نہیں کیا گیا UN Secretary General Ban-ki-Moon یا Inter Pol کے ڈائریکٹر جنرل ہوں وہ سب یہ کہہ چکے ہیں کہ حکومت ہندوستان extremely irresponsibly act کر رہی ہے اور وہ کوئی concrete evidence

provide نہیں کر رہی ہے۔اس کے ساتھ ہی joint probe کی offer کو بھی reject کیا جا چکا ہے۔ کوئی concrete evidence دنیا کے سامنے نہیں لایا جا رہا اور اس کے باوجود پاکستان سے کہا جا رہا ہے کہ act کرو ورنہ consequence کے لیے تیار رہو ۔ہم نوجوانان پاکستان کے ترجمان اور اس پارلیمان کے ممبران اس تمام war hysteria کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور اپنی حکومت کو urge کرتے ہیں کہ وہ حکومت ہندوستان کو ایک tough message سے reply کر ے کیوں کہ ہم ایک sovereign state ہیں، ہم اپنے دفاع سے غافل نہیں ہیں اور کوئی بھی مشکل گھڑی آئے گی تو ہم اپنے دفاع کے لیے کوئی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: .Thank you جناب معین اختر صاحب ۔

جناب معین اختر: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ ایک فارسی شاعر بے بدل بے نظیری نے کہا تھا کہ آسمان سے نازل ہونے والی ہر بلا اور ہر آفت میرے گھر کا پتا پوچھتی ہے۔پاکستان کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے ۔ ہزاروں میل دور امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا سانحہ ہو، لندن میں underground trains پر حملہ ہو، ایران میں جنداللہ کے لڑاکے ہوں، کابل میں بھارتی سفارتخانے پر حملہ ہو یا ممبئی میں دہشت گردوں کا حملہ، ہر واقعہ کا تعلق پاکستانی شہریوں کے ساتھ جوڑا جاتا ہے اور اس طرح جوڑا جاتا ہے کہ پاکستان کی ریاست کے وجود پر خطرہ منڈلانا شروع ہو جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پاکستان کو Muslim Nuclear ریاست ہونے کی سزا دی جاتی ہے یہ بات بالکل درست ہے۔مگر ہمیں ماننا چاہیے کہ حقیقت صرف یہ نہیں، سچ یہ بھی ہے کہ ہمارے اداروں نے بھی ماضی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں ۔ ہماری قومی قیادت کو ان غلطیوں کا تجزیہ کرکے ٹھوس لائحہ عمل بنانا چاہیے۔ تاہم اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ ممبئی واقعات میں پاکستان ملوث ہے۔ ممبئی حملوں کے بعد پاکستان پر انڈیا کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے ۔ یہ بھارت کی جارحانہ ڈپلومیسی کا کمال ہے کہ سلامتی کونسل نے بھارتی قرار داد فوری طور پر منظور کر لی اور پاکستان کچھ بھی نہ کرسکاکیونکہ اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب بلاول بھٹو زرداری کا دورہ آرگنائز کرنے میں مصروف تھے۔ اس قرارداد کے حق میں چین اور لیبیا نے بھی ووٹ دیا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بھی اپنے مؤقف کے حق میں قائل نہیں کرسکے۔ صدر آصف زرداری اور وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی جس بات کو اپنی کامیابی سمجھتے ہیں کہ یہ کارروائی پاکستان یا اس کے کسی ادارے نے نہیں کی بلکہ یہ غیر ریاستی عناصر نے کی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہر طرح سے پاکستان کے مخالف ہے اور مستقبل میں اس بات سے پاکستان کو سنگین خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔

ان غیر ریاستی عناصر کے بارے میں میں ایوان کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ پاکستان میں تین قسم کے غیر ریاستی عناصر ہیں جو پاکستان میں مصروف عمل ہیں۔ ان میں پہلے نمبر پر pro-Al-Alqaida groups ہیں ۔ ان کا مرکزی ہدف امریکہ ہے ۔ ان کے رابطے ہر جگہ پر ہیں، مڈل ایسٹ، ساؤتھ ایشیا، ساوتھ ایسٹ ایشیا۔ ان کے ہر اس جگہ پر رابطے موجود ہیں جہاں پر امریکہ کے دشمن موجود ہیں اور پاکستانی فوج کو سب سے زیادہ نقصان بھی اسی گروہ نے پہنچایا ہے ۔ اس گروہ کے جو بڑے لوگ ہیں اس میں ابوفراج اور ابو للیس للبی وغیرہ شامل ہیں۔

دوسرا pro-Taliban گروپ ہے۔ یہ سب سے بڑا گروپ ہے، اس گروپ کو ہم آگے دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ نمبر ایک پختونولی، یہ وہ لوگ ہیں جو امریکہ دشمن ہیں اور ماضی میں کشمیر میں انڈین فوج کے خلاف لڑتے رہے ہیں اور ان میں ہم جیش محمد اور حرکت الا انصار کے جو گوریلے ہیں ان کو شامل کرسکتے ہیں ۔اگر آج امریکہ افغانستان سے چلا جائے تو یہ گوریلے خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے، ان کا پاکستانی فوج کے ساتھ کوئی clash نہیں ہے۔ ہماری پاکستانی فورسز کا اصل نشانہ جو ہے وہ اس گروپ کا دوسرا حصہ ہے جس میں شیخ عیسیٰ المصری کو ماننے والے تکفیری گروہ کے لوگ

شامل ہیں۔ یہ لوگ ریاست کی رٹ کو نہیں مانتے اور اس کو ہر جگہ پر چیلنج کرتے ہیں۔

تیسرے گروپ میں وہ لوگ ہیں جو کشمیر میں بھارتی مظالم کی مزاحمت میں، کشمیری تحریک مزاحمت میں شامل ہوئے اور اب 9\11 کے بعد جب حکومت نے ان پر پابندی لگائی تو وہ بالکل خاموشی سے -----

جناب احمد نور: جناب سپیکر! میں Point of Order پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی آپ کو موقع ملے گا ۔

جناب احمد نور: جناب یہ Resolution انڈیا کے متعلق ہے جبکہ یہ پاکستان کے internal affairs کو discuss کر رہے ہیں ان کو اپنی تقریرانڈیا پر focus کرنی چاہیے اور وہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے اس پر بات کرنی چاہیے۔

جناب سپیکر: جی وہ بات ٹھیک ہے۔ دہشت گردی کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد معین اختر: انہوں نے پاکستانی فورسز کے مقابلے پر آنے سے گریز کیا اور پرامن معاشرے کی تحریک کا حصہ بن گئے۔ ان تینوں گروپس میں سے ایک pro- Alqaida group ہے جو اس قسم کی ممبئی واقعات جیسی کارروائی کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ان کے پاس resources ہیں لیکن جو القائدہ گروپس ہیں ان کی توجہ فی الحال امریکہ اور اس کے مفادات کے against اور ان کو نقصان پہنچانے میں ہے۔بھارت کے خلاف فی الحال القائدہ کی کوئی ایسی کارروائی سامنے نہیں آئی۔

اب میں ایوان کے سامنے بھارت کا اصل چہرہ پیش کرنا چاہوں گا ۔ بھارت کی چودہ ریاستوں میں علیحدگی کی سترہ بڑی اور پچاس چھوٹی تحریکیں چل رہی ہیں اور بھارت کے 174 اضلاع عسکریت پسندوں انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کے کنٹرول میں ہیں۔بھارت میں 112 عسکری تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ ان تنظیموں نے نہ صرف ہندوستان میں ٹریننگ کیمپس بنا رکھے ہیں بلکہ ان کے پاس جنگی اسلحہ بھی موجود ہے ۔ بھارت نے پچھلے پانچ سال سے 34 عسکری تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے رکھا ہے لیکن وہ ان کو کام کرنے سے نہیں روک سکا۔بھارت نے سلامتی کونسل سے جن تنظیموں پر پابندی لگوائی ہے وہ سب کی سب فلاحی تنظیمیں ہیں مگر ہماری حکومت کے پاس شاید اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ سلامتی کونسل میں پاکستان کا مقدمہ پیش کرتی اور بتاتی۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں ایک smoker کا قولpresent کرنا چاہوں گا ۔ اس نے کہا تھا کہ I always think to get red of smoking but for thinking, I need a cigarette. تو ہم لوگ آگ سے آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔میں نہیں سمجھتا کہ ہماری یہ حکمت عملی ہمیں مستقبل میں کوئی فائدہ دے گی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میں جماعت الدعوۃ کے بارے میں یہاں پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ جماعت الدعوۃ وہی تنظیم ہے جس کو 2005 کے زلزلے کے بعد اقوام متحدہ نے امداد دی تھی اور اس کی خدمات کا اعتراف ایک سرٹیفکیٹ کی صورت میں کیا تھا۔ جماعت الدعوۃ 1986 میں قائم ہوئی اور اس کے تحت دو یونیورسٹیاں، دو سائنس کالج، ایک سو ساٹھ سکول اور پچاس مدارس کام کر رہے ہیں ۔ ان سکولوں میں تیس ہزار بچے زیر تعلیم ہیں ۔ اس تنظیم نے بلوچستان میں میٹھے پانی کے 284 کنویں کھودے ہیں اور اس کی پاکستان میں 156 free dispensaries اور 72 ہسپتال ہیں اور اس ادارے نے سونامی کے بعد سر ی لنکا اور انڈونیشیا میں بھی خدمات سرانجام دی تھیں اور جس کا اعتراف NDP, United Nation اور ان ملکوں کی حکومتوں نے بھی کیا تھا ۔دوسرا ہے الرشید ٹرسٹ۔ اس کے بارہ ہسپتال ہیں اور اس کے پاکستان بھر میں سکول فری ڈسپنسریاں، بلڈ بینک اور ایمبولینسز کی services ہیں۔ اسی

طرح جو تیسری تنظیم ہے الاختر ٹرسٹ جس پر پابندی لگائی گئی ہے، یہ بھی ایک فلاحی ادارہ ہے ۔

جناب سپیکر! بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ 18 فروری کی روشن صبح کو پاکستانی عوام جس قومی قیادت کا خواب لے کر بیدار ہوئی تھی وہ قومی قیادت نہیں ۔ اس قیادت میں کوئی جرآت مند نہیں جو دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرسکے۔ بھارتی طیاروں نے پاکستانی سرحد کی خلاف ورزی کی تو ہمارے محترم صدر آصف علی زرداری صاحب نے اس کو technical غلطی قرار دے حالانکہ میرے خیال میں یہ وضاحت حکومت ہند یا Indian Air force کی طرف سے آنی چاہیے تھی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

ممبئی کے واقعات کے فوراً بعد آئی ایس آئی چیف کو انڈیا بھیجنے کا جو معاملہ تھا وہ اتنا سادہ نہیں ہے جتنا ہمارے سامنے دکھایا جا رہا ہے۔ میں اس پر مزید بات نہیں کروں گا ۔ اسی طرح بھارتی وزیر خارجہ کی جو مبینہ call تھی جس میں کہا گیا کہ انہوں نے آصف علی زرداری صاحب کو direct ایک دھمکی دی اور انہوں نے پاکستانی فورسز کو الرٹ کردیا ۔اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری 18 فروری کی قومی قیادت کس طرح کام کر رہی ہے۔میں یہاں پر ایک قول پیش کرنا چاہوں گا ۔ ہمارے ایک مشہور مسلم سردار کا کہ سردار وہ ہے جو اندھیرے میں موجود خطرات کو بھانپ لے ۔ اسے دباؤ سے موڑا نہ جاسکے اور نہ ہی وہ مذاکرات میں شکست کھائے۔بہت افسوس کی بات ہے کہ ہماری پوری قوم میں کوئی ایسا سردار نہیں ۔

جناب سپیکر! پاکستان پچھلے پانچ سالوں سے دہشت گردی کا شکار ہے اور ہمارے دفاعی اداروں-----

جناب سپیکر: معین صاحب! پانچ سال نہیں پچھلے تیس سال۔

جناب محمد معین اختر: جی تیس سال۔ میں ابھی جو current 9\11 کے بعد شروع ہوئی ہے اس کی بات کر رہا ہوں ۔ ہمارے دفاعی اداروں اور intelligence اداروں کا کہنا ہے دہشت گردی کے کچھ واقعات کے پیچھے انڈیا کا ہاتھ ہے لیکن ہم جانے کس مصلحت کا شکار ہیں کہ ہم انڈیا کا نام لینے سے گریز کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ کے دہشت گردی پر بلائے گئے خصوصی اجلاس کو بھی in-camera قرار دے دیا گیا اور ابھی تک عوام کو نہیں بتایا گیا کہ اس میں کیا بات ہوئی اور جو دہشت گردی کی قرار داد تھی اس پر ابھی تک عمل کیوں نہیں ہوا۔ ہمیں ضرورت ہے ایک قومی قیادت کی جو ہماری ماضی کی غلطیوں کا محاسبہ کرے اور قومی حکمت عملی بنائے تاکہ ہم ان سنگین challenges کا سامنا کرسکیں جن کی وجہ سے پاکستان کے وجود کو خطرہ لاحق ہے ۔ بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: .Thank you جناب وقاص اسلم رانا صاحب۔

جناب وقاص اسلم رانا (وزیر خارجہ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اپوزیشن کی طرف سے کئی valid points raise کیے گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہماری حکومت کے کچھ actions weak رہے ہیں ۔ مثال کے طور پر Indian Air Force کی violation پر بڑا weak response تھا initially بھی confusion تھی حکومت کے جواب میں لیکن میرے خیال سے یہ بھی ایک ہماری طرف سے valid criticism ہوگا کہ اپوزیشن کے ایک بھائی نے جس طرح ممبئی حملوں کو پاکستان کے اندر فاٹا میں جو بھی insurgency یا problems چل رہی ہیں ان کی جو details فراہم کی ہیں جو کہ بہت ہی knowledgeable تھیں اور انہوں نے میرے knowledge میں بے حد اضافہ کیا اور میں ان کا شکر گزار ہوں لیکن ہمارے خیال میں شاید اتنی pertinent نہیں تھیں اس resolution سے جو اپوزیشن نے خود پیش کیا ہے۔ میرے خیال سے شاید وہ اتنا pertinent نہیں تھ اس قدر detail میں جانا ۔

اس کے علاوہ بلیو پارٹی کا یہ stance بالکل ہے کہ پاکستان کو اس situation میں بالکل firm رہنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو ایک ایسی پالیسی بنانے کی ضرورت ہے جو لگے کہ پاکستان بنا رہا ہے۔ ہمیں یہ clearly بتانا ہوگا کہ نہ یوکے نہ یو ایس اے نہ سعودی عریبیہ کوئی ہماری پالیسی میں interfere نہیں کرسکتا اور میرے خیال سے یہ ایک سنہری موقع ہے ہماری حکومت کے پاس کہ اپنی past کی flawed اور غلط فارن پالیسی کو تبدیل کیا جائے۔ میرے خیال میں یہ ایک بڑا سنہری موقع ہے ہمارے پاس کیوں کہ قوم کے اندربھی اس وقت اس چیز کے اوپر political parties میں اور عوام میں بھی اس بات پر مکمل اتحاد ہے کہ ہمیں اس نئے خطرے کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔ ہماری political leadership کے پاس یہ موقع ہے اور یہ وقت کی ضرورت بھی ہے کہ وہ متحد ہو کر ایک ایسی پالیسی بنائیں ایسا strong response دیں diplomatically, international level پر ان کو ایک aggressive policy بالکل adopt کرنی چاہیے۔ اپوزیشن کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے لیکن میری اپوزیشن سے صرف یہ گزارش ہوگی کہ وہ constructive advice دیں constructive criticism کریں۔ میڈیا پر جو باتیں پیش ہوچکی ہیں اور ہوئی رہی ہیں وہ ہم سب کے علم میں ہیں ان کو پارلیمنٹ میں emotionally present کرنے سے کچھ achieve نہیں ہوتا۔ اس لیے اپوزیشن کا جتنا valid criticism ہےوہ ضرور دیں اور ہمارے Foreign Minister اس کا ضرور جواب بھی دیں گے ہم اسی لیے یہاں بیٹھے ہیں۔میرا خیال میں اسی طریقے سے ہم آگے جائیں گے۔ .Thank you

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب احمد نور صاحب ۔

جناب احمد نور: Thank you جناب سپیکر۔ میرے اپوزیشن کے چند ساتھیوں نے پاکستان کے وجود کو خطرہ محسوس کرنے کا کئی بار حوالہ دیا ۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے وجود کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام ہے ۔ ہمارے پاس Nuclear Assets ہیں ۔ ہم internally united ہیں ۔ ہمارے اندرونی کوئی مسائل نہیں ہیں۔ مہربانی کرکے ہمیں ڈرانے کی کوشش نہ کریں۔ پاکستان کے وجود کو کوئی خطرہ نہیں ہے ۔1947 میں ہندوستانیوں نے کہا تھا کہ پاکستان جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ یہ معرض وجود میں آتے ہی ختم ہو جائے گا ۔ یہ بھٹکے ہوئے لوگ ہیں واپس آ جائیں گے لیکن قائداعظم نے کہا کہ پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ پاکستان ختم ہونے کے لیے نہیں ۔میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے وجود کو کوئی خطرہ نہیں ہے ۔

ایک ساتھی نے قصاب کا ذکر کیا اور کرکرے کی بات کی ۔ اگر ہم Indian RAW کی تاریخ کو دیکھیں تو اس میں اس طرح قصاب کو پیدا کرنا اور اس طرح کرکرے کو ختم کرنا اور اس کو international level پر لے جا کر پاکستان کو بلیک میل کرنا، یہ ان کی پرانی exercise ہے پرانی عادت ہے۔اس سے بہت زیادہ impress نہیں ہونا چاہیے۔اگر ہم دیکھیں کہ جب سکھوں نے وہاں پر resistance moment شروع کی اس میں RAW نے کتنے لوگوں کو create کیا ۔1999 میں جب کلنٹن یہاں جنوبی ایشیا میں آ رہے تھےتو اس کے دورے کو ہائی جیک کرنے اور اپنے مفاد میں turn کرنے کے لیے انہوں نے کتنے ہندوؤں کو کشمیر میں قتل کیا۔ تو یہ ان کا اپنا کام ہے ۔ ابھی ہمارا کیا کام ہے اور ہم نے کیا کرنا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے ۔ہماری بات اتنی ہی ہو۔ یہ ان کا کام ہے ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ دھماکے اور ایکسیڈنٹ را اور اس میں کئی اور ایجنسیاں بھی شامل ہیں جو پاکستان کی آئی ایس آئی کو بدنام کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں اور پاکستان کو international level پر تنہا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک اور بات جو کہ اپوزیشن والوں نے ایک دھمکی کی کال کی بات کی تو اس سے مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے کہ ایک جنگل میں شیر کی شادی ہو رہی تھی تو ایک چوہے نے وہاں آ کر ہوائی فائرنگ کر دی اور کہا کہ شادی کا کھانا میرے گھر تک پہنچا دیں۔ہاتھی نے شیر سے کہا کہ بادشاہ سلامت جنگل میں آپ کا راج ہے اور آپ بادشاہ ہیں اور یہ چوہا آپ کے سامنے بدمعاشی کر رہا ہے۔ شیر نے اس سے

کہا کہ تم اس کو نہیں جانتے، یہ آج کل انڈین کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب! انڈین کو پاکستان کو دھمکی دینے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ ہم 1948 والا پاکستان نہیں ہے -1965 والا پاکستان نہیں ہیں-1971 والا پاکستان نہیں ہے - آج ہماری position completely different ہے - آج ہم اندرونی طور پر متحد ہیں اور ہمارے پاس بہت کچھ ہے۔انڈیا کو پاکستان کو دھمکی دینے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ 1965 میں وہ اپنے آپ کو دیکھ چکا ہےجب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا -

آج میں اس ایوان سے اس ایوان کے representative کے طور پر اور Tribal Area کی طرف سے میں یہ representation کے طور پر جب میں یہاں آیا ہوں تو میں یہ پیغام دے رہا ہوں انڈیا کو ،پاکستانی حکومت کو اور پوری دنیا کو کہ ہم internally ایک ہیں ۔ہمارے اندرونی کوئی بھی اختلافات ہوں گے external front پر ہمارا ایک وجود ہے ہم ایک پاکستانی ہیں-اور جب بھی کسی نے ہمارے خلاف کوئی غلط ایکشن لینے کی کوشش کی تو ہمارے بچے، ہمارے بڑے اور تمام لوگ اپنے فوجی بھائیوں کے ساتھfront line پر جائیں گے اور وہاں ان کے ساتھ لڑیں گے۔میں انڈیا کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اندورنی مسائل ہرگز ایسے نہیں کہ ہم اندرونی طور پر غیر متحد ہو جائیں- آپ یہ نہ سمجھیں کہ پاکستان کے اندر کوئی problem ہے، internally ہم جو بھی ہوں، ہم external front پر ایک ہیں۔ پاکستان کے وجود کو preserve کرنے کے لیے ہم اس کا دفاع اپنا خون دے کر کریں گے۔ Thank you. جناب سپیکر۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: چوہدری عثمان صاحب -

چوہدری عثمان احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں پر میرے بہت سے ممبران نے ہاؤس میں بہت debate کر لی - ہمارا point of view بہت clear ہو گیا۔ میں تھوڑا سا اس طرف ہاؤس کی توجہ لے جانا چاہوں گا کہ ایسا کیوں ہو جاتا ہے کہ جب بھی کوئی ایسا incident آتا ہے یا ہوتا ہے تو ہم اور ہماری گورنمنٹ کسی طرح بھی respond کرنے کے لیے pro-actively تیار نہیں ہوتی اور ہمیشہ fumble کرجاتی ہے یا پریشانی میں کوئی ایسی بات کرجاتی ہے جس کو بعد میں exploit بھی کیا جاتا ہے۔ اور ایسا کیوں ہوتا ہے اور ایسا کیوں کر ہوا کہ 13 دسمبر کو جب within two hours دو مختلف borders سے ایسی incursion ہوئی تو ہمارے Prime Minister Sahib اور President Sahib نے اسے ایک technical غلطی قرار دے کر بات کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی۔

ہمارے وزیر خارجہ کا جو role رہا وہ بڑا قابل تعریف ہے۔ انہوں نے اچھی طرح اور ایک strong point of view کے ساتھ پاکستانی عوام اور پاکستان کی نمائندگی کی لیکن at the same time ہمارے Defence Minister جو کہ گاہے بگاہے کوئی ایسا بیان ضرور دے دیتے ہیں جس سے ہمارے ملک کی خودمختار ی hurt ہوتی ہے، impair ہوتی ہے، for example جب کسی جہاز کی American incursion ہوتی ہےتو ہمارے Defence Minister Sahib on record ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اتنے capable نہیں ہیں کہ اس کو اپنے ریڈار کے ذریعے ان جہازوں کو they are so sleek کہ ہم ان کو detect نہیں کرسکتے۔اگر کوئی ایسی چیز ہو تی ہے تو of-course اگر ہم امریکن کو شہ دیں گے تو انڈیا بھی ہماری boundaryکے اندر اس plea پر یقینی طور پر try ضرور کرے گا کہ کیا ہمارے جہاز بھی detect ہوسکتے ہیں یا نہیں۔

تیسری چیز یہ ہے کہ ہمیں بہت aggressive foreign policy رکھنی چاہیے جو کہ اچھی بات یہ ہے کہ رکھی بھی گئی eventually اور جس سے ہمارے پاکستان کو جو isolation کا خطرہ تھا، وہ دور ہوا rather جو انڈیا کی international support تھی اس کو ہم

نے کم کرنے کی اور اپنی طرف divert کرنے کی اچھی پالیسی adopt کی۔

جناب سپیکر! چوتھی چیز یہ ہے کہ ہمارے وزیراعظم اور صدر جب بھی کسی چینل کو یا especially Indian channels کو live interviews دیتے ہیں تو ان کو preparation کرنی چاہیے یا پھر اس قسم کی experiences and experiments کو avoid کرنا چاہیےکیوں کہ ایسا experiment کوئی Head of the State عموماً نہیں دیتے۔ ہم دیکھتے ہیں بہت چھوٹی چھوٹی states کے جو Heads ہوتے ہیں لیکن وہ اس قسم کے acts نہیں کرتے کیوں کہ Diplomatic forum ہے اس کے ذریعے پیغامات جاتے ہیں، آپ کو live channels پر نہیں آنا چاہیے۔

مزید کہ ہمارا ایک پوائنٹ یہ بھی رہا کہ اگر انڈیا کی طرف سے کوئی ایسا پریشر آتا ہے اور ہم اپنی فورسز کو فاٹا سے pull out کرلیتے ہیں اور اپنی Eastern Border پر لگا دیتے ہیں تو practically وہ چیز اتنی feasible اور possible نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس سارے plot میں انڈیا کے علاوہ بھی foreign countries کی involvement ہو۔ میں یہاں پر نام نہیں لوں گا لیکن نیٹو کی related forces جو کہ فاٹا میں آپریشن کر رہی ہیں they can have a justification ان لوگوں کے لیے justification ہوسکتی ہے کہ پاکستان کی فورسز Eastern Border پر engaged ہیں let us tackle with the people in Fata and the Western Border تو اس point کو بھی ہمیں ذہن میں رکھنا ہے۔

آخری چیز یہ ہے کہ اگر پاکستان 1948 میں جنگ لڑ سکتا تھا تو یہ 2008 ہے، ہم نیوکلئیر پاور ہیں، ہمارے پاس میزائل ٹیکنالوجی ہے اور ہمارے پاس سب سے بڑھ کر وہ جذبہ ہے جو کسی اور قوم میں نہیں ہے۔Thank you very much Mr. Speaker. دعا گو ہیں کہ پاکستا ن پائندہ باد رہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: .Thank you جناب احمد جاوید صاحب۔

جناب احمد جاوید: شکریہ جناب سپیکر۔اس سے پہلے کہ میں اپنی پارٹی کے نقطہٴ نظر پر آؤں، میں کچھ باتیں جو Government side سے کی گئی ہیں ان پر کچھ comment کرنا چاہوں گا۔ پہلے government side سے کہا گیا کہ pertinent detail نہیں تھی جو معین صاحب نے non-state actors کے بارے میں دیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھارت کی طرف سے ہر روز یہ بیانات آ رہے ہیں کہ پاکستانی non-state actors اس چیز میں ملوث ہیں اور ہماری اپنی حکومت اس کو deny نہیں کررہی تو یہ بہت pertinent detail ہے کہ ہم یہ چیز highlight کر یں کہ یہ non-state actors اس واقعے میں ملوث نہیں ہیں اور ان کی کیا involvements ہیں؟

(ڈیسک بجائے گئے)

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر کہا گیاکہ پاکستان کے وجود کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور internally ہم ایک متحد قوم ہیں ۔ جناب سپیکر! ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم internally متحد ہوں لیکن حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے اور غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج ہم متحد نہیں ہیں اور ہمیں اس پر اس طرح کی statement سے cover نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں جو خطرات واقعی لاحق ہیں، ان خطرات کو ہمیں accept کرنا چاہیے اور انہیں face کرنا چاہیے اور ان کو change کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جہاں تک بات ہے ہماری پارٹی لائن کی، میرے ساتھی مقررین نے بہت واضح طور پر یہاں ایک history دی اور ایک background دیا کہ واقعہ کیا تھا اور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ میں کچھ recommendations دینا چاہوں گاجو ہمیں implement حکومتی سطح پر کرنی چاہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں ایک coherent policy کی ضرورت ہے۔ ہم نے ابھی تک یہ دیکھا ہے کہ جب سے ممبئی کا سانحہ ہوا ہے، پاکستانی حکومت کی طرف سے بہت

سی statements آئی ہیں جو بعد میں retract ہوتی رہی ہیں۔ پہلے واقعہ ہوا جب وزیراعظم صاحب نے کہا کہ ہم ڈی جی آئی ایس آئی کو انڈیا بھیجیں گے۔جناب سپیکر! اگلے دن یہ statement retract کر دی گئی ۔ اس کے بعد صدر صاحب کی طرف سے ایک statement آئی کہ جو انہوں نے انڈین میڈیا اور سول سوسائٹی کے ساتھ interaction میں کہا کہ ہم no first use policy کو accept کرتے ہیں اور ہم پاکستان کی طرف سے اس چیز کو advocate کرتے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! پاکستان کے دفاع کا دارومدار اس چیز پر ہے کہ ہمارے پاس nuclear assets ہیں ۔ ہم ان کو کیوں jeopardy میں ڈال رہے ہیں؟ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ تین دن بعد ہماری آرمی اور ہماری فورسز کی طرف سے اس چیز کی ایک وضاحت آ گئی کہ اس statementکو بھی retract کر دیا گیا ہے۔ پھر تیسری statement جو بار بار ہم نے دیکھا، کہ جس دن یہ air space violations ہوئی ہیں اسی رات کو ہماری وزیراطلاعات اور بعد میں ہمارے وزیراعظم اور صدر نے یہ کہا کہ جی یہ ایک accident تھا ۔ بجائے اس کے کہ ہم اس کو use کریں اور اس کو as leverage استعمال کریں to strengthen our own position internationally, why are we letting such an important thing go away. Why we are trying to cover up something that the Indians should be trying to cover up?

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! اس میں ہماری ایک گزارش ہے کہ سب سے پہلے تو گورنمنٹ نے بار بار خو د بھی کہا کہ ہم پہلے proof کا انتظار کریں گے پھر act کریں گے جبکہ اصل میں ہم نے دیکھا کہ جماعت الدعوۃ پر بغیر ثبوت کے کافی سارے ایکشن لیے گئے اس pretext کے under کہ یہ سیکیورٹی کونسل کی recommendations پر کیا جا رہا ہے۔ہماری دو گزارشات ہیں۔ ایک تو یہ کہ پہلے ثبوت کا انتظار کیا جائے اس کے بعد کوئی action لیا جائے، اس کی basis پر کوئی ایکشن لیا جائے اور جو ایکشن لیا جائے وہ پاکستانی قانون کے تحت ہو نہ کہ کسی فارن دباؤ کے تحت ہو۔

ہماری دوسری recommendation یہ ہے کہ ایسے مواقع کے لیے جیسے عثمان صاحب نے کہا کہ ہمیشہ اس طرح ہوتا ہے کہ پاکستانی ڈپلومیسی Pakistani Diplomatic channels they are caught off guard تو اس کے لیے ہمیں ایک crisis management team form کرنی چاہیے at the senior government level جس کے اندر آپ کے حکومت کے senior officials should be represented and they should be involved for this particular reason only کہ جہاں پر آپ کو ایک national crisis face ہو رہا ہے اس کو tackle کرنے کے لیے ایک particular team deploy کرنی چاہیے۔ Thank you.

جناب سپیکر: Thank you. جناب دانش کمار صاحب۔

جناب دانش کمار: Thank you Mr. Speaker. ممبئی میں جو سانحہ ہوا وہ سب کو پتا ہے, بہت ہی افسوس ناک ہے۔ جہاں بھی انسانوں کی جانیں جاتی ہیں وہ بہت ہی افسوس ناک واقعہ ہوتا ہے۔ یہاں پر بہت ساری اچھی suggestions دی گئی ہیں اور میڈیا کی history بھی بتائی گئی ہے۔ میں چاہوں گا کہ as a youth اس کا solution find out کرنے کی کوشش کریں۔ Joint investigation کی بات ہوئی تو ہم لوگ تو پہلے سے ہی کہہ رہے ہیں کہ joint investigation کرو but India is not accepting پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ Second option پر diplomatic pressure کی بات آتی ہے کہ ہمارا مشن strongly کام کرے اور یورپین اور ویسٹرن ممالک سے support لیں لیکن وہ بھی اس ڈرامے ہی کے part ہیں۔ وہ کیسے support کریں گے؟

اب یہ ہے کہ we have to find out our friends internationally. ہمیں ایک واضح line draw کرنی چاہیےکہ ہمارے دوست کون ہیں اور ہمارے دشمن کون ہیں؟ We should

not let go our rational friends اس میں کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے جو داخلی مسائل ہیں وہ بھی بہت سارے ہیں جو overall سب چیزوں کو effect کرتے ہیں۔ ہمیں داخلی طور پر بھی بہت strong ہونے کی ضرورت ہے یہ message سب کے لیے ہے - یہاں پر ہم as a Pakistani بات کر رہے ہیں پاکستان کے اندر justice provide کرنا چاہیے۔ اس کا بہت effect ہے کیوں کہ داخلی طور پر ہم strong تب بنیں گے جب ہماری قوم سیاسی اور معاشی طور پر مستحکم ہوگی۔ یہ ساری چیزیں ہوں گی تو ہماری بات دنیا میں سنی جائے گی۔ We have to find out and serve our interest not to work for other interests. ہمیں یہ فرق رکھنا چاہیے کہ ہمارے دوست کون ہیں اور کس کے پاس جا کر اپنے national interest کو serve کرنا چاہیے۔

یہ ویسے تو ڈرامہ ہے finger point کریں کہ انڈیا میں کیا ہو رہا ہے ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے ، وہ ڈرامہ ہے، ٹھیک ہے we should have to condemn all these things against Pakistan مگر یہ ہے کہ ہمیں solution کی طرف جانا چاہیے as a Youth we have to suggest a good solution. اس لیے وہی بات آتی ہے کہ national interest. ہمارے بین الاقوامی دوست کون ہیں؟ یہ ہمیں find out کرنے ہیں، for example جو ہمارے traditional friends ہیں جیسا کہ چین، تو ہمیں ان سے دوستی نبھانی بھی چاہیےی۔ یہ نہیں ہے کہ کہنے کے لیے ہم دوست ہیں۔ اس لیے ہماری طرف سے جو problems ہیں وہ honestly نبھانی چاہیں تو اسی طرح ہی ہوگا جب تک ہم اپنے national interest کو دیکھتے ہوئے فارن پالیسی بنائیں گے اور نہ کہ دوسروں کو national interest serve کرنے کے لیے بنائیں گے۔ اس طرح بناتے رہیں گے تو یہ معاملات ہوتے ہی رہیں گے۔ میں آج یہ کہہ رہا ہوں آپ دیکھتے ہی رہیں گے اور ہمارے خلاف پروپیگنڈے اس طرح ہی ہوتے رہیں گےکیوں کہ ہمیں national interest کی پالیسی کو ابھی بہتر کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ایک suggestion ہے for the solution from the Youth Parliament. Thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Then I call Saadia Wiqarun-Nisa.

Miss Saadia Waqarun-Nisa: Thank you Mr. Speaker. Today a lot of interesting comments have come forward in the House from both the sides of the House including the party that has moved on the resolution itself and the ruling party.

I would like to take on the comment from my last fellow. I think the very verdict that the ruling party at this time is taking on in the Youth Parliament today is, Indian stance on Mumbai attacks across the world is a greatly condemnable act and Pakistan so far, has taken that verdict strongly and forcefully with its common friends including Iran, China and Saudi Arabia. Their involvement has been phenomenal. I think they have supporting us in the past, they are supporting us now.

At this time, the most important thing for us is concluding this debate positively and bringing it to a positive conclusion which is not possible without involving the United Nations. Keeping things rational is also very important. If you become emotional, things cannot get solved, as simple is that.

When it comes to air space violation and things like that, yes, India has a history of trespassing the Pakistan’s security limits in past too. We cannot say that it is not going to happen tomorrow. So, if this thing continues, we definitely need to put our foot down on the governmental stance and give a very strong message.

Also, the media’s role cannot be ignored here. The kind of propaganda that Indian media has taken across the world is not hidden from our eyes. If Pakistani media cannot counterfeit those tactics and those techniques that Indian media has utilized very notoriously, it is going to be a big shame.

I would strongly agree with the resolution that has been moved forward in the House today and would request the ruling party, here in the Youth Parliament, to propose forward some suggestions. Thank you.

جناب سپیکر: Thank you. جناب محمد جمال الدین۔

Mr. Muhammad Jmal-ud-Din: Thank you Mr. Speaker. I would also like to briefly touch upon the solution part that actually, we need to get to the solution. What is the way forward and how we could tackle it?

Mr. Speaker! the thing is that, yes we agree, we do agree, all of us agree unanimously that we need to strongly condemn this act and through our media as well. The little point I need to raise on this particular point is that a private channel also ran some video about Ajmal Kasab which created chaos and misconception in the minds of Pakistani people as well. They went to into that particular village and interviewed some of the people and they were so shy to give the comments about this person. So, it was portraying that the person was really belonging to Pakistan. So, our media really needs to be responsible enough اس میں اس کو اس طرح کرنا چاہیے کہ ہمارا جو stance ہے وہ ہم اچھی طرح سے بتا سکیں اور جو چیز ہماری گورنمنٹ کہہ رہی ہے وہی ہمارے میڈیا پر بھی ہو اور ہمارے جتنے بھی private speakers and everyone should be saying one thing, so that the message would be a united message.

Secondly, our politicians and spokesperson should develop a consensus, as the Opposition Party has rightly said that we need to educate and develop a consensus before going into press, print and other media. We need to give a single message.

Thirdly, Mr. Speaker! I would like to bring about a point that today's world is not about war and about fighting each other with the weapons. Today's war is economic war. Today's war is diplomatic war. So, we need to consider our country and other nations as a customer. Let us bring us the management prospective and the marketing prospective in it. All the countries which are living in the international community they are all interlinked, interrelated , they are all depended and want each other. If we look at the India needs us as well the United Nation needs us and other countries also need us.

ہم اب یہ بات نہیں کرسکتے کہ سعودی عریبیہ ہمارا دوست ہے تو وہ ہمیں diplomatically support کرے گا۔ چین ہمارا دوست ہے تو وہ diplomatically ہمیں support کرے گا یا ہم United Nation کے اندر ہم نے اس کی بہت ساری resolutions پر ہم نے agree کیا تو وہ ہمیں support کریں گے۔ We need to look into the benefits that these other countries are getting from Pakistan اور ہمارے پاس اتنے strong points ہیں ہمارے پاس اتنے strong stance ہیں جن کی basis پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہاں different countries کے ہمارے benefits یا ان کے جو issues ہیں ہم سے link کرتے ہیں اور ہم سے ان کو benefit مل رہا ہے۔ اگر ہم ان چیزوں کو exploit کریں اور ان چیزوں پر کام کریں اور friendly رہتے ہوئے بھی ہم اس پر کام کرسکتے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ United Nations ہماری کیوں آ کر مدد کرے گا because اس کے تو خود interest ہے کہ وہ پاکستان میں آنا چاہتا ہے اور extremist کے حوالے سے وہ خود آپریشن کرنا چاہتا ہے۔اگر ہم اس پر the solution the people would be having interest on that. So, the main point is that would be like this کہ ہمیں unanimous ہونا چاہیے اور اس کو emotionally exploit کرنے کی بجائے اس کو rationally سوچنا چاہیے اور ان کے interest کو use کرتے ہوئے اپنے جو باقی strategic objectives ہیں ان کو achieve کرنا چاہیے۔ That's all.

جناب سپیکر: Thank you جناب سمیر انور بٹ صاحب۔

جناب سمیر انور بٹ: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میرے خیال میں یہ ہاؤس ممبئی حملوں کو unanimously condemn کرتا ہے۔ اس سے آگے جاتے ہوئے کچھ clarifications کرنے کی ضرورت ہے جو کہ ایوان کی اس طرف سے آئی ہیں۔
پہلی بات یہ ہے کہ جماعت الدعوۃ کا بار بار ذکر ہو رہا ہے، دو مقررین نے اس کا نام لیا۔ یہ ایک بڑا پرانا کیس چلا آ رہا ہے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں جو کہ ایک resolution کے تحت پہلے بھی technical hold پر تھا۔ پہلے پاکستان جب سیکورٹی کونسل کا ممبر تھا تب یہ resolution پاکستان کی حکومت نے hold پر رکھا تھا۔ اس کے بعد جب

پاکستان سیکورٹی کونسل سے نکل گیا تو اب اس کے اوپر فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اس کے خلاف act ہوگا اور اس کے خلاف آپریشن ہوا۔ یہ دونوں بہت مختلف cases ہیں۔ انڈیا کا issue اور جماعت الدعوۃ کا issue۔ ان کو confuse نہ کیا جائے بے شک وہ غلط ہے یا صحیح ہے اس سے مجھے غرض نہیں لیکن اس کو انڈیا سے جوڑنا کرنا اور کہنا کہ ہم نے انڈیا کے دباؤ میں آ کر یہ حملے کیے ہیں تو اس کو I strongly condemn that statement اور یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔

دوسری بات، اجمل قصاب کا ذکر بار بار ہو رہا ہے۔ اجمل قصاب کی ابھی تک identification نہیں ہو پائی۔ کوئی ایسا ثبوت نہیں ہےجس سے ثابت ہو کہ وہ پاکستانی تھا اور جب تک اس کا پاکستانی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو پاکستانی حکومت کو ایسی کسی قسم کی ذمہ داری لینے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ پاکستانی حکومت کو اس کے خلاف کسی قسم کا ایکشن نہیں کرنا چاہیے جب تک وہ prove ہو نہیں جاتا۔ نادرا کا ریکارڈ بھی چیک کیا جاچکا ہے، ابھی تک اجمل قصاب کی identification نہیں ہوئی ۔ اس بات کو میرے خیال سے clarify کردینا چاہیے۔ ہم کیوں بلاوجہ اس مسئلے کو own کر رہے ہیں۔ ابھی تک کوئی بھی evidence ہمیں نہیں ملا۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک ہمارے پاس کوئی evidence نہیں آیا ہم نے بلاوجہ ایک defensive stance لیا ۔ انہوں نے بڑا ایک اچھا point دیا Air Space کا کہ ہمارے صدر صاحب نے خود بخود statement دینی شروع کردی کہ یہ ایک technical مسئلہ تھا ۔ اس میں ہمارے صدر کو تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ان کو defensive ہونا چاہیے تھا بجائے ہم لوگ ان کے لیے clarification کرتے۔ اس پر میرا خیال ہے Youth Parliament unanimously agree کرے گی کہ اگر آئندہ کبھی اس قسم کا کوئی بھی اقدام Indian Air Force نے یا کسی نے لیا تو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا ۔ اس کی پوری طرح سے support کی جائے گی ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

مجھے افسوس ہے کہ اس طرف سے ایک بات آئی کہ ہم لوگ متحد نہیں ہیں۔ میرے خیال سے یہ بالکل بھی سچ نہیں ہے ۔ آپ کے اندر اختلافات ہوتے ہیں ظاہر ہے ساری پارٹیاں مختلف ہیں، سب ایک میز پر بیٹھ کر گلے نہیں لگیں گے۔ ساروں کے اپنے اپنے manifesto ہیں ۔ اپنی اپنی سوچ ہے ۔ ہر بندہ مختلف ہے لیکن جب آپ اس مسئلے پر بات کر رہے ہوں تو میرے خیال میں unanimously ہر بندہ چاہے اپوزیشن میں ہو، چاہے کسی بھی مذہب اور region کا ہو، سب کو ایک طرف رکھ کر ہم سب لوگ متحد ہیں اور رہیں گے ۔ اس پر یہ کہنا کہ ہم لوگ اس مسئلے میں متحد نہیں ہیں یہ بالکل غلط تھا اور inappropriate تھا اور یہ سچ نہیں ہے۔ مجھے یہ سن کر افسوس ہوا لیکن I strongly condemn that اور پوری Youth Parliament اس بات کو condemn کرے گی اور ہم united ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

آخر میں حکومت کی simple state policy یہی رہے گی، یہی رہنی چاہیے یہ Youth Parliament کی suggestion بھی رہے گی کہ جب تک evidence نہیں آتا تو we are not going to act. ہم لوگ media propaganda, government propaganda اس کا جواب دینے کے لیے ہمیں تیار ہونا چاہیے اور دے بھی رہے ہیں۔ Diplomatic front پر اس مسئلے کو بہت اچھی طرح tackle کیا جا رہا ہے اور مزید کرنا چاہیے۔ اس وقت انٹر پول کے جو بیانات آئے ہیں، یو این کے آ ئے ہیں، چین کے آ ئے ہیں، ایران کے آ ئے ہیں، سب نے ٹیبل پر بیٹھ کر بات کرنے کا مشورہ دیا ہے اور سب نے کہہ دیا ہے کہ ابھی تک پاکستان کےحوالے کوئی evidence حوالے نہیں کیے گئے۔ تو جب evidence ہی حوالے نہیں کیے گئے تو میرے خیال سے ہمیں defensive کی جگہ offensive پر ہی ہونا چاہیے اور انشاء اللہ رہیں گے۔.Thank you very much

جناب سپیکر: محترمہ گل بانو۔

محترمہ گل بانو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو

ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ممبئی حملوں کے ذریعے کون سے region کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ Mumbai Attacks کے بعد جیسا کہ ہم نے دیکھا بھی ہے کہ انڈیا میں الیکشن start ہو چکے ہیں - Indian government اس attack کو بہت زیادہ publicize کر رہی ہے اور پاکستان پر blame ڈال کر اپنا ووٹ بینک strong کرتی جا رہی ہے۔ انڈیا نے یہ strategy آج use نہیں کی ہے - جب کبھی بھی انڈیا میں الیکشن ہوئے ہیں، ہر پارٹی نے پاکستان کو اور کشمیر کو استعمال کرکے اپنا ووٹ بینک بڑھایا ہے۔ The same strategies and the same way they are using now a days.

دوسری بات پاکستان میں جہاں جماعت الدعوۃ کو ban کرنے کی جہاں تک بات آتی ہے، تو یہ ایک مسئلہ ہے پاکستان کے لیے - ممبئی کے ساتھ اس کو engage کرنا اس کو relate کرنا یہ بھی پاکستا ن کے لیے issue ہے۔ یہ UN کے اندر بہت عرصے سے resolution چل رہی تھی یا نہیں چل رہی تھی، بات یہ ہے کہ اس وقت کیا پاکستان اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ انڈیا میں attacks ہوئے ، انڈیا نے اپنے Ambassadors کو allover the world spreadکردیا اور وہاں پر اس چیز کو explain کرنا شروع کر دیا کہ جماعت الدعوۃ اور الرشید ٹرسٹ ممبئی حملوں میں ملوث ہیں۔ صرف اسی وقت ان کے کہنے پر پاکستان نے ان welfare organizations پر پابندی لگا دی۔ Real impact تو یہیں پر نظر آتا ہے کہ پاکستان مکمل طور پر انڈیا سے influenced ہوا اور انڈیا کے کہنے پر ان welfare organizations کو ban کردیا۔

تیسری بات، اگر UN جماعت الدعوۃ اور الرشید ٹرسٹ کو ban کرتا ہے، اگر UN سمجھتا ہے کہ یہ پاکستان کی welfare organizations terrorist parties ہیں تو ایسی ہی 350 parties انڈیا میں بھی موجود ہیں۔ان کے خلاف تو آج تک یو این میں کوئی resolution pass نہیں ہوا یا ان کے خلاف تو یو این نے آج تک نہیں کہا کہ ان پارٹیوں کو ban کرنا چاہیے۔ جناب سپیکر! اجمل قصاب کو accept کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ اجمل قصاب پاکستانی ہے یا نہیں ہے لیکن مکمل تفتیش کے ذریعے یہ چیز سامنے آئی ہے کہ اوریہ بات کنفرم ہے کہ hundreds of Pakistani اس وقت انڈیا کی جیلوں میں موجود ہیں جن کو ہمیشہ ایسے attacks میں استعمال کیا جاتا ہے اور پھر پاکستان سے ان کی involvement دکھا کر پاکستان کو pressurize کیا جاتا ہے۔ ہمیں اس selfishness سے نکلنا ہوگا اور وہ جو missing people ہیں پاکستان کے جو کہ مختلف ممالک میں روزگار کے لیے جاتے ہیں اور وہاں جا کر missing ہو جاتے ہیں تو اس کے لیے پاکستان کو کچھ strong actions لینے ہوں گے اور ان لوگوں کی complete investigation ہونی چاہیے کہ وہ لوگ کہاں غائب ہو جاتے ہیں۔

جہاں بات کی جاتی ہے کہ ممبئی attacks کے نتیجے میں شاید پاکستان میں اللہ نہ کرے جنگ جیسی حالت ہو جائے گی۔ جناب سپیکر! پاکستان میں جنگ تو ایک طرح سے بہت عرصے سے شروع ہو چکی ہے - بلوچستان میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ انڈیا کس طریقے سے ملوث ہے بلوچستان میں، everyone knows very well about it. Cultural war بھی ہماری بہت عرصے سے شروع ہو چکی ہےجب پاکستان آزاد ہوا تھا اس کے بعد سے لے کر اب تک آپ کوئی ایک ایسی tradition بتا دیں جس پر ہم کہہ سکیں کہ یہ صرف پاکستا ن کی tradition ہے - Cultural war, media کے ذریعے پاکستان میں enter ہو چکی ہے-----

Mr. Waqar Nayyar: Point of order sir.

جناب سپیکر: جی جناب۔

جناب وقار نیر: جناب! میں point out کرنا چاہوں گا کہ بڑی عید ایک پاکستانی tradition ہے، اس وجہ سے کیونکہ یہاں پر ہم بڑی آسانی اور آزادی کے ساتھ گائے کاٹ سکتے ہیں۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ہمارا کلچر انڈیا کا sub-culture ہے -Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ گل بانو: گائے آپ اس لیے کاٹ سکتے ہیں کہ یہ آپ کا ایک مذہبی تہوار ہے اور جب آپ اسے منا رہے ہوتے ہیں تو اس میں آپ پرکسی قسم کی پابندی نہیں ہو سکتی ہےیہ کچھ points ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں strong policies بنانی ہوں گی۔ اگر امریکی drones آ کر پاکستا ن میں attack کرتے ہیں تو this is very easy and simple وہ آ بھی سکتے ہیں اور ان کے آنے سے بہت سارے لوگ شہید بھی ہوسکتے ہیں۔ وہ سب کچھ تو چل سکتا ہے لیکن انڈیا اگر دو چار کلو میٹر کی سرحدی خلاف ورزی کرتا ہے تو it is unbearable ہمیں اپنی policies کو strong کرنا ہوگا اور ہر country کے لیے ایک strong policy اپنی بنانی ہوگی کہ یہ جو ہماری سرحدہے it will be not used by any country. Thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Sher Afgan. Before lunch, we will conclude this. If you want to continue after lunch, I have no objection. جی جناب شیرافگن صاحب۔

جناب شیرافگن: جب میں اس resolution کو دیکھتا ہوں تو میرے سامنے چار practical steps آتے ہیں جو لیے جاسکتے ہیں۔ جو appropriate measures بھی ہیں اور پاکستای ائر ڈیفینس کو strengthen کرنے کے لیے ہیں۔ اس سے پہلے میں کہنا چاہوں گا کہ میں بہت خوش ہوں کہ مجھے جذبہ نظر آیا اپنے government parliamentarians میں لڑنے کا اور یکجہتی کا لیکن tanks and air crafts جذبوں کے اوپر نہیں اڑتے وہ oil سے اڑتے ہیں۔ آپ ابھی پٹرول پمپ پر جائیں تو اگر آپ کو پٹرول اور سی این جی مل جائے تو بڑی بات ہوگی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جہاں تک appropriate measures کی بات ہے، سب سے پہلے یہ ہے کہ diplomatic level پر ہمیں funding increase کرنی چاہیے کیوں کہ ہمارا جو last option ہم اس کے اوپر سب سے پہلے rely کرتے ہیں، military and nuclear option ہمیشہ آخر پر رکھا جاتا ہے۔ سب سے پہلا line of defence آپ کی ایک successful foreign policy ہوتی ہے ۔ اس حکومت کو چاہیے کہ kindly funding increase کریں ۔ ہمارے کئی ایسے سفارتخانے ہیں جن میں صرف ایک سٹاف ہے وہ Ambassador himself ہے تو kindly ان کو اس چیز کو بھی دیکھنا چاہیے اور Nuclear deterrent کو diplomatic level کے اوپر as leverage استعمال کرنا چاہیے۔

دوسری بات considering the size of the Indian Army اور آج کل جو پاکستان کی security situation ہے، میں یہ suggestion دینا چاہوں گا کہ one year compulsory military service کو پاکستان میں گریجویشن کے بعد introduce کرنا چاہیے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، یورپین ممالک بہت عرصے سے یہ پریکٹس کر رہی ہیں۔ یہ صرف سول ڈیفنس کے لیے نہیں Disaster Management Cell بھی اسے استعمال کرسکتا ہےکیوں کہ obviously جب آپ military training دے رہے ہیں اس میں آپ first aid کی بھی training دے رہے ہیں تو just in case اگر کہیں کوئی natural disaster آتا ہے تو آپ کو military کی deployment کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آپ کے پاس وہیں trained لوگ ہوں گے جو وہاں within hours پہنچ سکتے ہیں۔

یہاں بات کی جاتی ہے انڈین میڈیا کی۔ انڈین میڈیا چینلز پاکستان میں بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اگر کچھ ایسے چینلز یا ویب سائٹس ہیں جو anti-Pakistan sentiments promote کر رہے ہیں تو پیمرا کو چاہیے کہ ان کو kindly ban کرے۔ جب ان کی funding بند ہوگی اور ان کے advertisers ان پر دباؤ ڈالیں گے جب ان کی funding رکے گی، economically hurt ہوں گے تو وہ اس طرح سیکھ جائیں گے کہ آئندہ ان کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔

اس کے بعد پھر air space violation کی یہاں بات ہوئی ہے - Military option کی بات ہوئی کہ ٹھیک ہے جی کہ منہ توڑ جواب دیا جائے گا لیکن اس کا ایک اور جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر for example, next time India dare کرتا ہے اس طرح کی air space violation کی تو ان کی جو over flights ہیں پاکستان کے اوپر civilian aircrafts کی، وہ ختم کر دی جائیں۔ جب ان کے aircrafts یورپ یا cargo aircrafts جو پاکستان کے اوپر سے جاتے ہیں جب ان کو alternate route سے جانا پڑے گا اور زیادہ oil خرچ ہوگا تو obviously they will be hurt economically اور ان کو airlines owners obviously pressure کریں گے۔ ان Aircraft companies کی حکومتیں ہماری حکومت کی زبان بولیں گی اور ان کو pressure کریں گی کہ kindly اس طرح کی حرکت آئندہ نہ کی جائے - Thank you very much.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: .Thank you جناب لغاری صاحب! آپ اپنی سیٹ پر کیوں نہیں بیٹھے۔.You got to be on your own seat اچھا، change کیا ہے - اچھا ٹھیک ہے۔

جناب عبداللہ خان لغاری: جی، میری seat change ہوئی تھی۔ جناب سپیکر بہت بہت شکریہ۔ یہاں پر کافی ذکر ہوا ہے regarding کہ کیا situation تھی پاکستان کی اور انڈیا کی - اسی کی حوالے سے کچھ solutions ہیں اور کچھ اس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ احمد نور صاحب نے یہاں پہلے کہا کہ قائداعظم نے فرمایا کہ پاکستان رہنے کے لیے ہی بنا ہے۔ قائداعظم کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن قائداعظم کا موازنہ موجودہ قیادت سے کرنا وہ تھوڑا مشکل ہو جائے گا اور اس حوالے سے اگر ہم دیکھیں تو حکومت کی طرف سے کوئی اتنا strong stance ابھی تک ہمیں نظر نہیں آیا۔ Air incursions کے متعلق ہمارے صدر زرداری صاحب کا یہ کہنا کہ technical fault تھا، 44000, 50000 feet کی بلندی پر پتا نہیں چلتا کہ جب وہ مڑ رہے ہوتے ہیں تو وہ پاکستان کے اندر سے enter ہوتے ہیں، شاید کوئی فلم کا نقشہ ہمیں بتا رہے تھے۔

ہمیں اب بہت strong measures لینے ہوں گے اگر ہم نے کسی step کی طرف انڈیا اور پاکستان نے آگے جانا ہے، اگر کسی مفاہمتی کوشش کی طرف جانا ہے کیوں کہ آپ دیکھیں diplomatically pressure تو ہم پر build ہونا شروع ہو گیا ہے۔ شاید war اس وقت out of question ہی ہے لیکن problem یہ ہے کہ انڈیا نے سفارتی دباؤ بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ اگر ہم دیکھیں تو 120 ممالک سے اپنے سفارت کاروں کو واپس بلا نا، اس کے بعد ان کے ساتھ میٹنگ کرنا اور ظاہر سی بات ہے کیس پاکستان کے خلاف ہی تیار ہو رہا ہے۔ وہ واپس اپنے ملکوں میں جائیں گے اوروہ پاکستان کے خلاف terrorist nation, terrorist state کے طور پر label کرنے کے لیے advocate کریں گے چاہے وہ یو این میں کریں - یو این میں ہمارے مندوب کے بارے میں پہلے ہی یہاں پر بہت خصوصی ذکر ہو چکا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں تو پاکستان کو اس حوالے سے خصوصی steps لینے ہوں گے - اگر ہم نے کسی سمت میں آگے بڑھنا ہے۔

اس میں پہلا یہ step ہوسکتا ہے کہ ہمارے سفارت کار جو اس وقت مختلف ممالک میں تعینات ہیں ان کو آپ active role دیں، چاہے وہ چین ہے، چاہے وہ ترکی ہے، چاہے سعودی عرب ہے، چاہے ایران ہے، چاہے یورپین ممالک ہیں، چاہے United States ہے۔ ہم پر آج اتنا pressure کیوں build up ہو رہا ہے۔ کیوں ہمیں بار بار یہی پالیسی بتائی جا رہی ہے کہ do more, do more, and do more. Still not realizing that Pakistan is already doing more than actually its own capability وزیرستان میں ہم already ایک جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہم afford نہیں کرسکتے کہ ہم eastern border پر بھی ایک اور نئی جنگ میں ملوث ہوں۔ اس میں ہمیں اپنا diplomatically pressure بھی create کرنا بہت بہت ضروری ہے۔اس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ international media کو اگر آپ نے handle کرنا ہے، آپ کے ملک میں سیاستدان ہیں آپ کے ملک میں there are individual like Imran Khan who are having a considerable number of support outside and who also have the vision, who also know how to speak, who also know how to advocate Pakistan's case in the outer world.

تو ہمیں چاہیے کہ ان جیسے لوگوں کو باہر بھیجیں regardless of any situation یہ وقت نہیں ہے سیاست کرنے کا، یہ وقت نہیں ہے کہ پنجاب اور سندھ کی لڑائی کے بارے میں determine کریں، یہ وقت نہیں ہے زرداری صاحب یا نواز شریف صاحب کے مستقبل میں decide کریں۔ یہ وہ وقت ہے جب پاکستان نے انڈیا کو دکھانا ہے کہ آئندہ اگر air incursions ہوئیں تو اس کا جواب واپس تعاقب کرکے نہیں دیا جائے گا، تعاقب کرکے ان کے Airplanes کو گرا کر دیا جائے گا۔ نہ صرف یہ بلکہ ہم نے ابھی recent past میں بہت زیادہ defensive stance اٹھا لیا ہے کہ ہم نے نہیں کیا ۔ ہم اس میں involve نہیں ہیں ۔

جماعت الدعوۃ کا یہاں ذکر کیا گیا۔ ان کو بتاتا چلوں کہ جماعت الدعوۃ اور لشکر طیبہ دو ایسے نام ہیں جن کے بارے میں Indian Media اور پرناب مکھر جی، وزیر خارجہ نے نام لیے تو hence ان کا relationship بنتا ہے جس کے بعد پاکستان نے ان پر پابندی لگائی ۔ ظاہر ہے کہ کسی نہ کسی دباؤ میں ہم اس وقت ہیں دونوں طرف سے ۔ American side سے بھی اور ہم اس وقت Indian side سے بھی ایک دباؤ کا شکار ہیں جس کی بنا پر پاکستان بہت زیادہ defensive approach لے رہا ہے۔ہمیں defense کی بجائے تھوڑا سا offensive ہونا پڑے گا۔ ہماری طرف سے ایک پیغام جانے کی ضرورت ہے کہ ہم تیار ہیں ہر اس وقت کے لیے کہ جب پاکستان کی طرف کسی نے بھی غلط نظروں سے دیکھا تو اس کو اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ سفارتی ہو یا جنگ کی basis پر ہو، ہمیں ایک step لینا پڑے گا۔ آج یہ ساری game mind کی ہے۔ ہم اس وقت isolation میں جا رہے ہیں۔ ہمیں اس چیز کو prevent کرنا ہے اور اس چیز کو prevent کرنے کا طریقہ واحد ہمارے پاس اس وقت یہی ہے کہ Ambassadors کو proactive کریں ۔ ادھر سے جو میڈیا کا ایک جنون سا سوار ہو رہا ہے پاکستان کے اوپر ہم اس کو tackle کرنے کے لیے اپنے individuals کو آگے کریں اور جیسے یہاں پر ذکر کیا گیا، چوہدری عثمان نے بھی ذکر کیا کہ زرداری صاحب جب گئے اور انہوں نے خطاب کیا ایک gathering کو which includes the policy makers and the bureaucrats of India as well as the media of India that had to be very clear and precise that President is supposed to be a person who is explaining things that is policy of Pakistan. So, **no first strike policy** is not a very feasible option at the end of the day, when it comes to nuclear option for Pakistan because Pakistan, we admit it or not, lacks the conventional capability of avoiding a war with India right now, whether it be the economical condition of Pakistan or whether it be the compatible size.

ہمیں ان سب چیزوں کو دیکھنے کی اشد ضرورت ہے کہ ہم نے کس طریقے سے ان سب چیزوں کو tackle کرنا ہے۔ اگر آپ Government level پر ہیں، آپ کو اتنا responsible ہونا پڑے گا کہ آپ جو بھی بات کریں آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ ایک صدر کے ہیں، آپ ایک وزیراعظم ہیں، آپ ایک وزیر خارجہ ہیں، آپ جو بھی بات کریں گے وہ کل کو پاکستان کی پالیسی کی صور ت میں دنیا کو دکھائی جائے گی اور اگر آپ اس سے back out کریں گے تو وہ پاکستان کی طرف سے کوئی اچھا signal نہیں جائے گا۔ اسی طریقے سے جو دو تین غلطیاں کی گئیں شروع میں ،جس طرح سے ڈی جی آئی ایس آئی کے حوالے سے ایک بیان جاری کیا گیا کہ ان کو ہم انڈیا بھیجیں گے اور پھر اس کو واپس لیا گیا it has not given a very strong signal to the outer world right now کہ پاکستان ایک اچھی پوزیشن میں ہے کہ ہم واقعی اس بات کو مان رہے ہیں کہ ایک طرف تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے attack نہیں کیا دوسری طرف ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ڈی جی آئی ایس آئی جیسے rank کے آدمی کو انڈیا میں بھیجیں گے۔ This is not feasible تو جو بھی پالیسی بنائی جائے ہماری request ہے اور ادھر سے جو حکومت کی طرف سے بھی آئے تو unanimously ہو ۔ یہ پارلیمنٹ اس بات کا تہیہ کرے کہ آئندہ جو بھی اس طرح کی پوزیشن ہوگی اس پر کوئی strong action لیں گے چاہے وہ diplomatic level پر ہے ۔ آپ کے پاس individuals ہیں جو کہ دنیا میں represent کرسکتے ہیں جو کہ knowledgeable ہیں ، جو کہ بات کرسکتے ہیں، جن کو پتا ہے، جن کے بیرون ملک رابطے ہیں، جو واقعی ہمیں اپنے حق میں لے کر آسکتے ہیں۔ That's all. Thank you very much.

جناب سپیکر: Thank you. جناب محسن سعید صاحب! ذرا مختصر رکھیں۔ اس کے بعد رحمانی صاحب and then Honourable Prime Minister.

جناب محسن سعید: شکریہ محترم سپیکر صاحب۔ ابھی جو پچیس دسمبر کو لاہور میں جی او آر میں دو بم دھماکے ہوئے، اس میں ایک بھارتی جاسوس ملوث تھے اور دو افغان باشندے تو ان کے قبضے سے کچھ تصویریں، نقشے اور جعلی شناختی کارڈ وغیرہ بھی برآمد ہوئے ہیں۔ تو ایسے پس منظر میں بالخصوص فاٹا اور بلوچستان میں جو بھارتی دہشت گرد تھے، را اور موساد کے ایجنٹوں کی جو سرگرمیاں ہیں، ان کا ایک واضح ثبوت ہے اور بھارت کی طرف سے پاکستان کو ممبئی حملوں میں ملوث قرار دینے کی ساری الزام تراشی قطعی طور پر بے بنیاد ثابت ہوتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان سفارتی محاذ پر بھارت کی ان سرگرمیوں کو عالمی سطح پر اجاگر کرے اور عالمی برادری کو پاکستان کے خلاف بھارتی عزائم سے لمحہ بہ لمحہ با خبر رکھے۔

اس سلسلے میں پاکستانی سفیروں کا ایک اجلاس بلانا چاہیے جو مختلف ممالک میں ہیں اور انہیں حقائق سے پوری طرح آگاہ کیا جائے اور متعلقہ ملکوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے سفارت کاروں کو زیادہ سے زیادہ فعال کیا جائے ۔ پاکستانی کمیونٹی اور پاکستانی دوست حلقوں کے ذریعے بھی بھارت کے یکطرفہ پروپیگنڈے کا توڑ کیا جائے مگر اس سلسلے میں اسلام آباد کی طرف سے کوئی موثر پیش رفت سامنے نہیں آئی ہے۔ بلاشبہ نئی دہلی نے ممبئی واقعات کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کے لیے دنیا کے اہم دارالحکومتوں میں اپنے ایلچی بھیجے ہیں ۔ اگر ہم اس کو دیکھیں تو بھارت نے جو اپنے سفیرو ں کو بلا کر جارحانہ پروپیگنڈے کا ان کو ٹاسک دے دیا ہے مگر ہماری وزارت خارجہ نے دنیا کو موثر طور پر اس حقیقت سے آگاہ ہی نہیں کیا کہ پاکستان کی مشترکہ تحقیقات کی پیشکش کو قابل اعتنا ہی نہیں سمجھا گیا۔ بغیر کسی ثبوت کے سارے کا سارا زور پاکستان پر سفارتی دباؤ بڑھانے کے لیے لگایا گیا۔ اس سلسلے میں وزارت خارجہ اور حکومت پاکستان کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ اپنے سفیروں کو اس بھارتی پروپیگنڈے سے آگا کرے اور اپنے موقف کو اس انداز سے پیش کرے کہ عالمی برادری وہ حقائق سے آگاہ ہو جائے ۔ اس سلسلے میں جماعت الدعوۃ اور الرشید ٹرسٹ کے بارے میں میرے ساتھیوں نے جو معلومات فراہم کی ہیں وہ resolution سے ہٹ کر نہیں ہیں۔ انہوں نے اس بات کو بہترین طریقے سے ثابت کیا ہے کہ یہ جتنی بھی تنظیمیں ہیں یہ صرف فلاحی تنظیمیں ہیں اور بھارت کا یہ پروپیگنڈا بے بنیاد ہے کہ یہ تنظیمیں ممبئی حملوں میں ملوث ہیں۔جیسے ہمارے یوتھ پارلیمنٹ کے وزیرخارجہ نے کہا کہ جب پاکستان سلامتی کونسل کا رکن نہیں تھا اس وقت ایک technical hold تھا ۔

جناب سپیکر: محسن سعید صاحب! آپ لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے ہیں۔ وہ آپ ویسے ہی دے دیں، ہم پڑھ لیں گے۔میرے خیال میں اب آپ تشریف رکھیں۔.Thank you

جناب محسن سعید: اچھا Sir, sorry ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Leader of the Opposition, Essam Rehmani Sahib.

جناب اعصام رحمانی (قائد حزب اختلاف): السلام و علیکم۔ جناب سپیکر! I would not like to repeat any thing البتہ میں اس ہاؤس کو firm stance کی importance ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ ایک tough message اور firm stance کی importance کیا ہوتی ہے۔

پہلی بات جو آپ کو بار بار deadlines ملتی ہیں کہ اڑتالیس گھنٹے میں یہ کام کر کے دو، چوبیس گھنٹے میں یہ کام کرکے دو، وہ ختم ہوتی ہیں، اس لیے ان deadlines کو ختم کرنے کے لیے ایک tough message دینا بہت ضروری ہے۔ دوسری بات کہ اگر آج آپ ایک tough message دے رہے ہیں تو وہ صرف انڈیا کی حد تک محدود نہیں ہے، مستقبل میں کوئی پاکستان کو میلی آنکھ سے نہیں دیکھےگا۔ آپ نے tough message دینا ہے۔ شاید یہ Blue Party کو سمجھ میں نہیں آ رہی کہ it is very important at this stage to give a tough message for our future, for the future of Pakistan. Third reason جو ہے جو سب سے important reason ہے firm stance کا، وہ یہ ہے کہ اس سولہ کروڑ عوام کو خدا کے لیے بتاؤ کہ Pakistan is a strong country.

احمد نور صاحب نے اپنی تقریر میں یہ تو بات بول دی کہ پہلے پاکستان جب کچھ نہیں تھا تو تب it got out of mess آج تو پاکستان کے پاس بہت کچھ ہے۔ آج پاکستان کے پاس بہت کچھ ہونے کے باوجود ایک چیز نہیں ہے۔ پاکستان نے اس سے برے حالات ماضی میں دیکھے ہیں مگر تب میں اور آج میں صرف ایک چیز کا فرق تھا۔ امید کا۔ پہلے لوگوں کے پاس امید تھی، آج لوگوں کے پاس امید نہیں ہے۔ امیدیں ختم کرنے والی ہماری leadership ہے۔ آج بتائیں، آج firm stance لیں، آج ایک tough message دیں تاکہ پتا لگے کہ پاکستان بھی ایک strong ملک ہے۔ آج اس سولہ کروڑ عوام کو خدا کے لیے بتاؤ کہ پاکستان کی importance کیا ہے تاکہ ان کی امیدیں واپس آئیں اور ہم لوگ مستقبل میں اپنی جنگ لڑسکیں۔ Tough message اگر آج نہیں دیا تو ہم لوگ پھر کب دیں گے؟ یہ ideal موقع ہے۔ بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Imdadullah: Point of Order, Sir.

جناب سپیکر: جی جناب۔

معزز رکن: یہ tough message کی کوئی definition بتا دیں کوئی yard stick ان کے پاس ہو تو۔

Mr. Speaker: Let the Prime Minister determine it. Thank you. Honourable Prime Minister! Please take the floor.

جناب وزیراعظم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you Mr. Speaker اس ایوان کے سامنے میں ایک بات واضح کردینا چاہتا ہوں کہ جب احمد نور صاحب نے قائداعظم کی مثال دی تو اس کو زرداری یا کسی بھی political party کے ساتھ compare نہیں کر رہے تھے، وہ ان کو انہی Green Party and Blue Party کی young leaders کے rank سے compare کر رہے تھے۔ یہ لوگ آگے آئیں گے اور ایک tough message دیں گے اور پاکستان کو سنبھالیں گے۔قائداعظم کو ہمارے ساتھ compare کر رہے تھے، کسی leader کے ساتھ compare نہیں کر رہے تھے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! دوسری بات، بلیو پارٹی کے اندر جو consensus ہے، ہماری پالیسی تو بالکل واضح ہے لیکن ایک بات جو میری سمجھ سے باہر ہے کہ گرین پارٹی کے اندر سے ambiguous statements آ رہی ہیں۔ ان کے وزیر لغاری صاحب نے ایک دفعہ تقریر میں کہا کہ ہمیں tough message دینا چاہیے۔ دوسری بار وہ کہتے ہیں کہ ہماری east side پر ایک war چل رہی ہے اور ہم west side پر ایک war zone open نہیں کرسکتے۔تو یہ ambiguous statements نہ دیں - اپنی تقریر کے اندر ہی ایک پارٹی لائن کے اوپر رہیں تاکہ اس ہاؤس کے اندر آپ کی situation clear ہوسکے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

تیسری بات یہ ہے کہ انڈین نے ہمیں کوئی deadline نہیں دی۔ اگر آپ ان کی most recent statements پڑھیں گے تو ان کے پرناب مکھرجی نے یہی کہا ہے کہ ہم پاکستان کو کوئی deadline نہیں دے رہے اور یہ جو terrorism ہوا ہے اس کی investigation کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہا ں پر میں اپنی پارٹی کی ایک بات واضح کردوں کہ ہماری policies بالکل crystal clear ہیں۔ میرے Foreign Minister نے joint investigation کی بات

کی کہ ہم joint investigation کریں گے جبکہ گرین پارٹی کے دوسرے سپیکر نے یہ کہا تھا کہ پاکستانی agencies کو اجازت ہونی چاہیے کہ وہ انڈیا میں جا کر investigation کرسکیں جب کہ ہم Indian agencies کو پاکستان میں investigation دیں گے۔ ہماری party line clear ہے کہ ہم کبھی کسی انڈین ایجنسی کو کسی پاکستانی سے investigation کی اجازت نہیں دیں گے اور ہماری courts اور ہماری judiciary خود اس بات کے لیے کام کریں گی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Muhammad Abdullah Zaidi: Mr. Speaker! Point of Order.

جناب سپیکر: جناب زیدی صاحب۔

جناب عبداللہ زیدی: جناب سپیکر! joint investigation کے معنی یہی ہوتے ہیں کہ دونوں مل کر کام کریں۔ جب میں کہہ رہا تھا کہ قصاب تانگہ چلاتا ہے ---

Mr. Speaker: Thank you. Let him speak, they have never interrupted you you.

جناب وزیراعظم: جناب سپیکر! ہم جو بات کی جاچکی ہے اس کے ریکارڈ میں جا کر دیکھنا زیادہ پسند کریں گے کہ کس نے بعد میں کیا statement جاری کی اور کس نے کیا statement جاری نہیں کی۔ ایک اور بات میں یہاں پر واضح کردوں کہ اگر انڈیا نے diplomatic pressure کے ساتھ پاکستان کے رفاہی اور فلاحی اداروں پر پابندی لگوائی ہے اور ہمارے Ambassadors اور حکومت پاکستان کا دفتر خارجہ اتنا active نہیں رہا تو ہماری حکومت Youth Parliament کیGovernment یہ advise کرے گی کہ پاکستانی سفیروں کو proactive کیا جائے اور دنیا میں ہر جگہ پاکستان کا stance لے کر جائیں اور یو این کے اندر جس طرح India نے diplomatic pressure استعمال کیا ہے، ہماری گورنمنٹ بھی اسی طرح diplomatic pressure استعمال کرے گی اور ہمارے رفاہی اور فلاحی اداروں پر جو پابندی لگی ہے اس کو ختم کرانے کی پوری کوشش کرے گی۔

جناب سپیکر! آخر میں، یہ بات میں پوری قوم کو یوتھ پارلیمنٹ کے ذریعے بتانا چاہتا ہوں، جس طرح اعصام رحمانی نے بات کی کہ اس قوم کو امید اور hope کی ضرورت ہے، کہ ہماری حکومت Youth Parliament کی حکومت، پاکستان کے ایک ایک انچ کا دفاع کرے گی۔ پاکستان ایک sovereign nation ہے، اس کے اندر کسی بھی ملک کو، چاہے وہ انڈیا ہو، چاہے وہ یو ایس ہو، کسی کو بھی incursion کی اجازت نہیں دےگی۔ یہی ہماری one line کی پالیسی ہے اور اسی کے اوپر ہم stick کریں گے۔Thank you so much.

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Speaker: Thank you. We adjourn the House for prayers and lunch and then we will meet again after an hour, around 2 O'clock.

(The House was adjourned for Zohar prayers & lunch to meet again on 2:00 pm)

(The House reassembled after the Zohar prayers & lunch)

Mr. Speaker: Let me take the sense of the House, the resolution that was moved by the Honourable Members like Muhammad Abdullah Zaidi and Syed Muhammad Nishat-ul-Hussain Kazmi and Miss Farah Abbass Sahiba, do I have the permission to refer this resolution to the Committee or just pass and put in it to the annals? So, I read the resolution:

> "This House is of the opinion that the Government of Pakistan should take all measures appropriate for the Defence of Pakistan. While sending a tough message to the Indian Government, the House calls on the

Indian Media to act responsibly to lessen down the excessive propagated war hysteria and condemn the gross air space violation of Pakistan Territory by Indian Force on 13th December, 2008."

Now, I put the motion to the House.

(Resolution was passed unanimously)

(Desks thumping)

Mr. Speaker. Next, again there is a resolution moved by Mr. Waqar Nayyer.

Mr. Waqar Nayyer: Mr. Speaker! I move the resolution:

"This House condemns the indiscriminate violence against the Palestinian people in the Gaza Strip. We also urge the international community and the U.N. in particular to pressurize Israel to not only halt this violence but also to end the blockade which is causing a growing humanitarian crisis in the region."

Mr. Speaker: So, let us discuss and then vote on it later on. The time limit is five minutes and I start with Waqar Nayyer sahib.

Mr. Waqar Nayyer: Mr. Speaker and Honourable members of the Youth Parliament! I would like to give some back ground on the current crisis which is underway in the Gaza Strip.

The Palestinians living in the Gaza Strip were economically blockaded two months ago and there was a severe shortage of food and medical supplies in the region. There were, however, four days ago some rockets fired into the territory of Israel by alleged Hammas militants and in response, Israel started conducting air strikes four days ago which so far has resulted in 375 Palestinians been killed, 49 of these are children. According to the Palestinian estimates, there are around 1,720 civilians injured. Adding to that, the current situation is that there are no medicines available in the hospitals in the Gaza Strip.

They are sending back people with broken limbs, with gorged out eyes, with burnt faces, simply because they do not have the required medical equipment to deal with this kind of an emergency because the supply of medicines and everything else into the Gaza Strip is blocked. Water is cut off, electricity is cut off and the plight of the people in that area is something that every human being, not just Muslims, not just Pakistanis but every human being should feel for. There should be this universal feeling that we need to understand that the blood of Palestinians carries the same weight as the blood of Israelis and the blood of Americans. Every human life is sacred.

The reason why I would urge this House to adopt this resolution is simply because it also plays a very important role in the sentiments within the Muslim world unless and until our Governments are seen as effective and vigilant of the problems that confront Muslims in general. People will be less inclined to turn towards fringe and extremist elements. The slogan of most of these extremist elements who recruit people in this region is usually the Palestine issue, the Kashmir issue and is the presence of military bases, so on and so forth, but one of the most burning issues is the issue of Palestine & Israel. So, unless and until our Governments are seen as proactive, as having some efficacy and having the will and the resolve to not only voice their concerns but also to use their clout and their pressure to highlight this plight. The dissatisfaction within the Muslim world is bound to grow and this will have negative connotations not only for the Governments of the Muslim world but also for the peace and harmony of the world in general and the integration of people belonging from different view points to come and sit together.

I think, in the long run, this action that Israel is doing would benefit Hammas more than it would damage it. People who will suffer these hardships, people who will go through this crisis are more likely to sympathize with Hammas than they would be with the Fatah Movement which in this case is being seen as keeping tactfully silent on the entire issue.

Therefore, I would like to move this resolution and for the benefit of the House, I would again like to say that so far, the Palestinians militants/the Hamas militants allegedly have been retaliating with rocket strikes and four people from the Israel side, have also been killed. The sade part of the matter is that there are children dying, there are people with no food, there are people with no medicines, there is no electricity and the entire region has been blockaded. The medical supply and aid that was coming in from Egypt, has been stopped. So, we have left the Palestinians to deal with their problems on their own which will result in a backlash if not now, then in the long run in the entire region and this will have connotations for the entire region. So, we must act and we must act quickly. With that, it is my case. Thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Zahidullah Wazir.

Mr. Zahidullah Wazir: Mr. Speaker! Thank you. We need to deplore this Israeli action and also condemn it in the strongest possible words but what we need to understand is that we should and we need to look things in the true perspective. Hammas in Palestine, Chomsky says that these militants Islamic groups were created by Israel with the tacit consent of United States to weaken the secular nationalist forces like P.L.O. in Palestine and Muslim brotherhood was created to diminish the role of nationalists in Egypt and Morocco. So, we can say that these Hammas forces, what is the role of Hammas in the Palestine issue? It has aggravated the Palestinian issue in the different direction e.g. there was two state solution in 2001 and 2003. But in Palestine, now there are two states, one is the West Bank and the other is Gaza Strip. The P.L.O. is at war, so the stance of Palestinians is now weaker rather than stronger. We always complain about the Israelis and the United States but what we, the Muslim Umma, are doing? Israelis are just 200 million in the world and we the Muslims, we are over 1.5 billion in the world. What we are doing? Israel has very tiny state but on the other side, we Muslims have 57 OIC countries. What are we doing? We always complain about others. We should look inwards. We should point towards ourselves, what we are doing? We are contributing nothing, we have done nothing since 1948 for the Palestinian issue and we have just paid lip services for this issue. Every state pursues one's own national interest. So, we need to check as to what we can contribute as Muslim Umma rather than just paying lip services to the Palestinian issue.

At the end, I would say weaker people always complain while the stronger people dictate. We need to understand ourselves as to who we are. Then we can play a very positive and impressive role in the comity of nations of nations.

جناب سپیکر: .Thank you جناب فرخ جدون صاحب۔

جناب فرخ جدون: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔جناب وقار صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ اس وقت بے اختیار ایک شعر یاد آ رہا ہے آج جو فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کی جو صورت حال ہےاس کو دیکه کر خاص طور پر اپنے فلسطینی بھائیوں کی ۔

سچ بات پہ ملتا ہے سدا زہر کا پیالہ
جینا ہے تو جرات اظہار نہ مانگو

ہمیں ان اسباب پر جانا ہوگا کہ جس کی وجہ سے آج یہ صورت حال بنی ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ جب 1948 میں ان کی آپس میں جنگ ہوئی تو تب ایک اسرائیلی کی قیمت دو فلسطینی تھے۔ 1968 کی جنگ کے اندر یہی چار پانچ ہوگئے۔ اس کے بعد 1973 یا اس کے

بعد 1970 کی جو جنگ تھی اس میں یہی آٹھ دس ہوگئے۔ آج ایک اسرائیلی فوجی کی قیمت تین سو مسلمانوں کا خون ہے۔ہمیں ان وجوہات پر جانا ہوگا کہ یہ بات کیوں ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ مسلما ن خود ہیں ۔ مسلمانوں نے وہ بنیادی بات جو انہیں شروع سے بتائی گئی تھی جو ان کے مذہب نے ان کو سکھائی تھی جس بنیاد پر ہمارا یہ مذہب آگے بڑھا تھا، اس کو انہوں نےچھوڑ دیا ۔ جب انہوں نے اس بنیاد کو چھوڑا تو جتنی بھی مادی قوتیں تھیں وہ اس روحانیت کی طاقت کو ختم کرنے کے درپے ہو گئیں۔ آج اگر فلسطین میں مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے تو کل یہی خون پاکستان کے اندر مسلمانوں کا بہے گا۔باقی دنیا کے اندر مسلمانوں کا بہے گا۔اس مسئلے پر نہ صرف ہم اس بات پر condemn کریں بلکہ اپنی جو باقی مسلم امہ ہے اس کو یہ بات بتائیں جیسے کہ فراز نے کہا تھا

ربط لازم ہے مگر ظلم ہے قیامت کا فراز
ظالم اب کہ بھی نہ روئے گا تو مر جائے گا

(ڈیسک بجائے گئے)

اب اس نہج پر ہماری situation آ گئی ہے کہ ابھی ہمیں پوری مسلم امہ کو اکٹھا ہو کر اس بات پر سوچنا ہوگا کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ ہمیں یکجا ہو کر ان طاغوتی قوتوں کا ان مادی قوتوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔یہ صرف condemnation سے اور یہاں پر قراردادیں پاس کرنے سے نہیں ہوگا اس کے لیے practical steps اٹھانے پڑیں گے۔ اس کے لیے اپنی نوجوان نسل جن کی وہ بنیادنہیں رکھی جا رہی ان کی بنیاد اسی مادیت پر رکھی جارہی ہے، اس کو تبدیل کرنا ہوگا تاکہ کل جو لیڈر شپ آئے وہ اچھے طریقے سے اپنا point of view اور مسلمانوں کا نکتہ نظر present کرسکے۔ ہم مسلمانوں کے نمائندوں کے طور پر آگے آسکیں نہ کہ طاغوتی قوتوں کے ایجنٹوں کے طور پر سامنے آئیں۔ اسی صورت میں ہم یو این اور باقی اداروں کے اندر اپنا موقف پیش کرسکتے ہیں۔ آخر میں اقبال کے ایک شعر سے اپنی تقریر ختم کرنا چاہوں گا کہ

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

شکریہ جناب سپیکر۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: جناب عثمان علی صاحب۔

Mr. Usman Ali: Mr Speaker! Thank you. First of all, we condemn these worst attacks of Israel on the Palestinian territories during the last few decades. The attacks indeed deserve deep condemn but the way the operation has been carried out is more cause of concern for us because mostly the air strikes have been done. These air strikes caused a colossal in damage in terms of collateral damage. As Mr. Waqar Nayyar just mentined, 41 children have been killed. We also condemned those in the strongest possible term.

Apart from that, the humanitarian crisis which has emerged as a result of the blockade of the Palestinian territory, we would like to press the Israel to allow the medical and food supplies to go into the Gaza Strip and ease this humanitarian crisis. As Mr. Jadoon has just mentioned that we need to take some practical steps, so apart from this particular step which I am going to just mention, I think we cannot do more in this that we should send medical and food supplies and we should work with friendly countries to press and pressurize Israel to ease this humanitarian crisis. Pakistan has a lot more to do in this respect because the sentiments of the Pakistani people are very deeply and strongly attached to the Palestinian cause and the Palestinian people. Mr. Waqar Nayyar has mentioned that the operation is going to have repercussions over here as well.

In the end, I will again condemn and deplore the civilian casualties as a result of this indiscriminate violence. Thank you.

(اس موقع پر جناب اے ڈی طاہر نے بطور پریذائیڈنگ آفیسر کرسی صدارت سنبھالی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب عبداللہ زیدی۔

جناب عبداللہ زیدی: شکریہ جناب سپیکر۔ کیا یہ بات بالکل صاف نہیں ہے کہ
اسرائیل ایک rogue state ہے وہ ایک Zodus ہو holocaust ہوجس میں وہ ہرسال ایک ملین
اپنے یہودی مرنے کی تعداد بڑھا دیتے ہیں یا prolicitizing ہو اور pure Jew race کا
concept ہو------- یہ resolution جو آیا ہے یہ تو ابھی کی بات ہے اس سے پہلے West Bank
کا جو settlement اسرائیل لا رہا ہے بنا رہا ہے اس سے بیالیس فیصد of the West Bank وہ
control کر رہے ہیں اور اب جو فلسطینی ان کے حصے میں آئیں گے، جو فلسطینی
settlements کے نتیجے میں حصے میں آئیں گے انہیں اپنے ہی گھروں میں رہنے کے لیے
apply کرنا پڑے گا اسرائیل کے Law کے تحت ۔ بربریت کی انتہا یہ ہے کہ جب UN
Committee on Disarmament ایک resolution لاتی ہے to prevent militarization and
against poisons gases and meteorological warefare تو countries abstain کرتی ہیں اسرائیل
اور یو ایس۔

اس کے علاوہ کچھ مہینے پہلے کی بات ہے کہ UN Humanitarian Department
کے ٹرک جو ت Food Aid لا رہے تھے وہ بھی غزہ میں آنے سے ships کو بھی روک دیا
تھا اور دو بار اسرائیل نے ایسا کیایہ سراسر بربریت ہے۔ IV Leagues میں امریکہ کی
جتنی بھی یونیورسٹیز ہیں ان میں ایک تحریک چلی ہوئی ہے which has called for an
academic boycott of Israel جس میں چومسکی سے لے کر سیدعالم سب involved ہیں ۔
ہماری یوتھ پارلیمنٹ کو کم سے کم ایک resolution اس پر اور لانی چاہیے جس میں
message دے کہ اسرائیل کی گورنمنٹ یا اسرائیل کی State کو ایک rogue state قرار
دے۔ Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب حامد خان صاحب۔

جناب محمد حامد حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں یہ جو کچھ ہو
رہا ہے اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں کیوں کہ اس میں سب سے پہلے جو بات ہوئی ہے
killing of innocent civilians ہے اور جو بچوں کی تعداد ہمارے محترم وقار نیئر صاحب نے
تفصیل سے بتائی تھی اس حوالے سے ہے کہ جو collateral damage ہو رہا ہے in the name
of operation against the Hammas اس کو روکنا چاہیے۔ میرے نزدیک جو practical ایک
پلیٹ فارم ہے وہ سب سے اہم OIC ہے اور جو عرب لیگ ہے اور اس کے بعد یو این ہے۔ ان
floors پر recent attacks کو discuss کرنا چاہیے۔

After this, in short terms the solution we have is that bordering states with the Palestine must be tide down like Egypt, Jordan, Lebanon and Syria. They should be more cooperative and more responsible to those who are injured; we are not asking about that they should open their borders so that the Israel can force itself into these countries. Yesterday, there was news that Egypt has closed its borders against those injured who are coming into their territory. Right now, as a Pakistani and as a Muslim, what we should do something and we should discuss this option that how we can convince the neighbouring countries of Palestine to act more responsibly and to be more friendly with the Palestine issue. These are the short term solutions.

In long term solution, the United Nations, OIC, Arab League and other platforms should be more active in this role. Another thing which is very sad for the entire Muslim world is that the Arab World is not united in this sense. Especially, the Egypt and the other neighbouring countries like Turkey are having very soft corner for

the Israel. They should abandon their stance and they should adopt something very hard stance in this regard. This is really a barbaric issue. I thank you sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جناب صدان ناصر صاحب۔

جناب صدان ناصر: جناب سپیکر! شکریہ۔ اسرائیل فلسطین crisis ایک بہت well known crisis ہے دنیا میں۔ اس کی پوری ایک history ہے جو violence and human rights violation سے بھری پڑی ہے۔ یہ struggle بہت positively ساری دنیا میں دیکھی جاتی ہے خاص کر مسلم دنیا میں لیکن recently یہ ہوا ہے کہ اس struggle کے اندر دنیا ایک terrorism کا color دیکھ رہی ہے اور یہ color ہی اسرائیل کو allow کر رہا ہے کہ وہ فلسطینی علاقوں میں strikes کرے اور لوگوں کو indiscriminately قتل کرے۔اس کاالزام مسلم دنیا کو ہی دیا جاسکتا ہےکہ مسلم دنیا فلسطین کا کیس positively دنیا کے سامنے نہیں لاسکی اور وہ جو terrorism کا color struggle کے اندر لوگوں کو نظر آ رہا ہے اس کو ختم نہیں کیا جاسکا۔ میرے خیال سے مسلم دنیا کو یہی چاہیے کہ وہ اس struggle کے اندر جو terrorism کا color ہے اس کو کسی طرح سے ختم کرے۔ Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی اعصام رحمانی صاحب۔

جناب اعصام رحمانی: جناب سپیکر! ہم لوگ condemn کرتے ہیں اور بالکل condemn کرتے ہیں جو فلسطین پر attacks ہوئے ہیں مگر ہم لوگوں کو یہ بھی condemn کرنا چاہیے کہ 1967 سے جو illegal occupation West Bank میں ہوئی ہے that is also a matter of concerned. سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم لوگ کیا کرسکتے ہیں سوائے condemn کرنے کے۔ اس میں سب سے پہلے بات یہ ہے کہ ہم لوگ we are part of UN تو we can ask UN to practically be brought in order to order. The other thing is that کہ جو یو ایس میں ہیومن رائٹس کو advocate کرتے ہیں اور جو اس کے officials ہیں جن لوگوں نے کہا تھا کہ when it comes to human rights national boundaries do not remain national boundaries, we should ask them to justify this act whether they would call it terrorism or not. یہ war on terrorism کے نام پر جو سب کچھ کیا جا رہا ہے یہ unbearable ہے ۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہم لوگ paper work and resolutions move on کرتے ہیں اور practical sanction کرسکتے ہیں That is something, that can practically we done we should look into it. Pakistan should play its part in the concerned support to the Muslim World and especially Palestine. ہم لوگوں کو openly ایک statement کرنی چاہیے اور آخر میں we should ask Egypt and Jordan to use via OIC their diplomatic influence with the Israel. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ تیمور چوہدری صاحب۔

جناب تیمور سکندر چوہدری: شکریہ جناب سپیکر۔ میں کہنا چاہوں گا کہ اس وقت جو اسرائیل نے فلسطین پر attack کیا that is extremely unjustified and we all condemn that لیکن condemn کرنے کے ساتھ ساتھ we will have to take action کہ صرف condemn کرنے سے حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ ہم condemn کرتے رہتے ہیں اور وہی چیز بار بار ہوتی رہتی ہے۔

اسرائیل کے Defense Minister ایہود باراک نے ابھی کہا ہے کہ ہم اس کو continue رکھیں گے and we will continue to act. What the hell is this? جہاں پر ساری دنیا یہ کہتی ہےکہ انسانیت کو بچاؤ---- اگر 9\11 جیسے attack ہوتے ہیں تو انسانیت کے لیے war against terror شروع ہوجاتی ہے اور کہتے ہیں کہ terror کو ختم کرو۔ کیا یہاں پر انسان نہیں مارے جا رہے جہاں پر medical supply روک دی گئی food supply روک دی گئی۔ کیا یہ لوگ انسان نہیں ہیں؟ I urge the entire world and the Youth Parliament of today to work for it and bring the issue of Palestine and Israel to the United Nations and to the international forums.

ایک معزز رکن: .Point of Order sir فاضل ممبر سے request کروں گا کہ ذرا شائستہ زبان استعمال کریں۔

Mr. Presiding Officer: Ch. Sahib, please speak clearly and slowly.

جناب تیمور چوہدری: Sorry اسرائیل کے وزیر خارجہ Tzipi Livni صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ یہ سب کچھ اس لیے کر رہے ہیں تاکہ ہم لوگ اسرائیل میں سیکیورٹی اور امن پیدا کرسکیں۔ اسرائیل کا امن ان کو عزیز ہے تو کیا فلسطین کا امن ہمیں عزیز نہیں ہے۔جناب سپیکر! ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے and we have to bring this issue to the right people and we have to work for it. کیوں کہ یہ بھی انسان ہیں۔ چاہے مسلمان ہو یا عیسائی ہو یا یہودی ہو جو بھی ہے انسان ہے تو .we have to work for them. Thank you very much

Mr. Presiding Officer: Thank you. Sher Afgan Malik Sahib.

جناب شیرافگن ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ ایک بہت اچھی resolution ہے اور بہت اچھا topic ہے جو جناب وقار نیئر نے put forward کیا ہے۔ میں کچھ different بات کرنا چاہوں گا اس سے جو پہلے کی جاچکی ہیں، obviously بہت ساری resolutions all over the Muslim World اور OIC کی طرف سےforward کی گئی ہیں اسmatter کے مطابق وہ ساری condemnation سے related ہیں جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے۔ Condemnation ہم کرتے ہیں اس کے بعد پھر اگلا step کیا ہے؟ اگلا step, diplomatic relations ہم ختم کر نہیں سکتے کیوں کہ ہیں نہیں۔ Boycott ہم ان کی products کا یا ان کے ساتھ trade relations ہم ختم کر نہیں سکتے کیوں کہ وہ بھی نہیں ہیں۔ پھر ایک option رہ جاتا ہے military کا۔ اب پاکستان کے تو اب اپنے اتنے problems ہیں کہ وہ بھی ہم use نہیں کرسکتے۔

اس میں میرے خیال سے ایک غلطی کی مسلم امہ نے اور پاکستان کو example set کرنی چاہیے تھی، یہ بہت کڑوی گولی ہے لیکن یہ swallow کرنی پڑے گی کسی وقت پر کیوں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ .Israel is now a nuclear power, we need to recognize Israel اس میں یہ ہے کہ اس کی ایک اچھی مثال ہمیں history میں ملتی ہے کہ جب Egypt میں صدر انور سادات اس وقت کے امریکی صدر جمی کارٹر اور ایک اسرائیلی وزیر اعظم Menachem Begin جو ایک بہت ہی extremist اور conservative Prime Minister اسرائیل کے سمجھے جاتے ہیں، جب Egypt نے اسرائیل کو recognize کیا تو انہوں نے withdraw کیا اسرائیلی فورسز کو Egyptian territory سے۔ اس وقت کے اسرائیل کی 80% territoryتھی - ایک major Air force base وہاں سے vacate کی اور اپنی Jewish settlements کو بھی dismantle کیا -

Mr. Waqar Nayyar: Point of Order. Sir, I would like to remind as party manifesto of the Green Party, you do not support recognizing Israel as a State. Thank you.

(Desk thumping)

Mr. Sher Afgan Malik: I would like to tell Mr. Waqar Nayyer as Pakistan's Foreign policy آپ کے پاسپورٹ کے اوپر لکھا ہوتا ہے کہ you can go to any state but you can not go to Israel. We can talk on that and we can talk about helping the Palestinian people. We are here to talk about the Palestinian people and that is what I am doing.

لہذا جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ history میں ہمیں example ملتی ہے اور مصر کی بہت اچھی مثال ہمارے سامنے ہے کہ انہوں نے ان کی وہ ساری باتیں مانی جب ان کو recognition ملی۔ ہم یہاں بیٹھ کر condemnation کرسکتے ہیں یا اسرائیل کو diplomatically engage کرسکتے ہیں جب وہ obviously hostilities ختم کرے۔ ان پر پریشر ڈالیں اور ہمیں یہ بھی کرنا چاہیے کہ ہم اسرائیل کو بہت آسانی سے blame کرتےہیں-------

جناب رحیم بخش کھیتران: فاٹا میں آج بمباری ہو رہی ہے تو کیا ہم اس کو Muslim and non-Muslim کی جنگ قرار دیں۔ یہاں لال مسجد میں بے گناہ بچے اور بچیاں جلائی گئی ہیں تو وہ میرے خیال میں اسلام کی جنگ نہیں ہے۔ جناب عالی یہ جنگ ہے انسانیت کی اور انسانیت کے دشمنوں کی۔ اگر آج ہم فلسطین کوsupport کریں تو میرے خیال میں ہمیں بحیثیت مسلمان نہیں کرنا چاہیے بلکہ انہیں اسلام سمجھ کر کے اسی طرح اگر کل کسی اسرائیلی پر کسی یہودی پر کسی کرسچن پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بھی انسان ہیں ہمیں اس کو بھی condemn کرنا چاہیے۔

جناب عالی! ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ کچھ بھی ہوتا ہے تو ہم ان ہی لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں جن کی وجہ سے یہ مسئلے ہیں۔ جدون صاحب نے کافی شعر سنائے ہیں ایک شعر میں بھی سنانا چاہوں گا کہ

میر بھی کیا سادہ ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب عالی! میری تمام انسانیت دوست لوگوں، انسانی تنظیموں سے اور ان حکومتوں سے جو اپنے آپ کو انسانیت دوست کہتی ہیں، ان سے گزارش ہے کہ اسرائیل کا سوشل بائیکاٹ کریں، اسرائیل کو condemn کریں اور واقعی یہ کر کے دکھائیں بجائے اس کے کہ یہاں بیٹھ کر قرار دادیں پاس کریں اور ٹیبل بجاتے رہیں۔ شکریہ جی۔

جناب فرخ جدون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

جناب فرخ جدون: کھیتران صاحب نے کہا کہ اسرائیل کا بائیکاٹ کریں ۔ان کے manifesto کے اندر ہے کہ اسرائیل کو ہم تسلیم کریں گے۔ یہ اپنی پارٹی کے منشور کے خلاف جا رہے ہیں۔شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Wawas Aslam Rana: Right of reply Mr. Speaker.

Mr. Presiding Officer: Yes.

جناب وقاص اسلم رانا: جناب سپیکر! یہ بات ٹھیک ہے کہ ہمارے manifesto میں یہ بات ہے کہ ہم اسرائیل کو recognize کرنا چاہتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ جب کوئی اس طرح کا international crisis ہوتا ہے جس میں اسرائیل involved ہو تو چونکہ ہمارے ان سے کوئی relations ہی نہیں ہیں نہ ہم ان کا بائیکاٹ کرسکتے ہیں اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی ایکشن لے سکتے ہیں یواین میں نہ او آئی سی میں نہ کہیں اور۔اس لئے ہمارے manifesto میں یہ بات ہے کہ جب تک ہم ان کو recognize نہیں کریں گے you can not advocate for any action against Israel. جب تک ہم involve نہیں ہوں گے ہم ان کا بائیکاٹ بھی نہیں کرسکتے۔

جناب فرخ جدون: اسرائیل کو تسلیم کرکے کھیتران صاحب نے اسی عطار کے لونڈے سے دوا لینے والی بات کی ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جدون صاحب! تشریف رکھیں۔ جناب نشاط کاظمی صاحب۔

جناب نشاط کاظمی: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ ہم نے دیکھا کہ تمام ممبران جنہوں نے ابھی تک اس مسئلے پربات کی ہے انہوں نے اس کی بہت ہی پرزور الفاظ میں مذمت کی ہے اور میں بھی یہ جو barbaric acts جو کہ a Gaza Strip میں carry out کیے جا رہے ہیں on the part of Israeli Army sanctioned by Ehudbarak اس کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ فلسطین کے اندر ہو کیا رہا ہے in the last three or four months perhaps. بلکہ in the last year and so کیا ہوتا رہا ہےفلسطین کے اندر۔اس کے اندر ایک civil war کی سی situation ہے۔ جو President ہیں وہ Prime Minister کے ساتھ بات کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ حماس اور صدر کے درمیان talks exist ہی نہیں کر رہی ہیں۔ بہت تکلیف سے یہ بات کہنی پڑتی ہے لیکن یہ بات on record ہے کہ Hamas has been the one جس نے truce کو end کیا ہے۔ اس کے ایک ہفتے کی deadline کے بعدجب کہ seize-fire ختم ہوا جب راکٹ فائر ہوئے تب یہ act شروع ہوئے۔

اس کی کسی بھی صورت میں justification ہو ہی نہیں سکتی کہ ایک اسرائیلی کے خون کا بدلہ تین سو پچھتر مسلمانوں کا خون ہو۔ کوئی بھی قانون اس چیز کی اجازت نہیں دیتا چاہے وہ Humanitarian law ہو یا International law جو بھی ہو۔ United Nations بھی اس چیز کی اجازت نہیں دے سکتی لیکن ہمیں یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ اسرائیل پھر بھی responsibly act کرنے کی بجائے بہت ہی زیادہ aggressive طریقے کے ساتھ act کر رہا ہے۔ میں بہت mildly متفق ہوں جو کہ proposals forward ہوئے ہیں اسرائیل کی acceptance سے میں اس سے بالکل متفق نہیں ہوں میں صرف ایک چیز پر متفق ہوں کہ ہمیں اس پر بات کرنی چاہیے صرف بات کی جاسکتی ہے ۔ ہماری پارٹی اس قدر جمہوری ہے کہ ہمارے جو تمام ممبران ہیں وہ اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں اس سے ہماری پارٹی کے اندر جمہوریت کا پتا چلتا ہے لیکن ہماری جو صحیح پارٹی لائن ہے وہ ہمارے لیڈر آف اپوزیشن دیتے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

ہمارا proper party structure ہے ہمیں پتا ہے کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں ۔ ہم رائے کے اظہار پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور یہ جو act ہے اس کو مکمل طور پر condemn کرتے ہیں ۔ میری ایک بہت ہی humble suggestion ہے
to the author of this resolution that while you talked about indiscriminate violence and in a very vague way, called it a terrorism not specifically in the resolution, why not add that only hault these barbaric acts of violence. Let us just add two or three words to make it stronger when it comes to words. Thank you very much. Mr. Speaker.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عمیر فرخ راجہ صاحب۔

جناب عمیر فرخ راجہ: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دیا۔ آج اس ایوان میں ابھی فلسطین پر ڈھائے جانے والے اسرائیلی مظالم کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہے اور میرے دوست نے فرمایا کہ یہ اسلام مخالف ہے، اس کو بالکل اس سرے سے نہ لیا جائے بلکہ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ میں اپنے بھائی سے پوچھتا ہوں کہ اس وقت دنیا میں جتنے بھی واقعات ہو رہے ہیں، آپ ان کا pattern دیکھیے ۔ جہاں بھی ظلم ہو رہا ہے وہاں پر مظلوم کون ہے مسلمان اور ظلم کرنے والا کون ہے غیرمسلم۔ آپ دیکھیں فلسطین میں سینکڑوں نہتے بے قصور مسلمانوں کو مار ا جاتا ہے لیکن دنیا اف تک نہیں کہتی۔ کشمیر کے اندر نصف صدی سے زائد عرصے سے مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے لیکن ہماری Super Powers کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ چیچنیا کے اندر مسلمانوں کی نسل کشی کی گئی۔ نسلوں کی نسلیں صفحہ ہستی سے مٹا دی گئیں اور ہماری Super Powers نے کیا کیا، حتی کہ ایک resolution ایک reaction تک نہیں دیا گیا

پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ اسلام کے خلاف جنگ نہیں ہے۔

Mr. Rahim Buksh Khetran: Point of order, sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کھیتران صاحب۔

جناب رحیم بخش کھیتران: شاید انہوں نے میری بات کا وہی حصہ لیا ہے جو ان کو پسند تھا۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ پچھلے ساٹھ سالوں سے بلوچستان پر ظلم ہو رہا ہے تو آپ کیا سمجھتے ہیں، یہ صاحب کس اسلام کی بات کر رہے ہیں۔بگٹی صاحب کو شہید کیا گیا ۔ بالاچ صاحب کو شہید کیا گیا اس بات کی طرف بھی دیکھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تشریف رکھیں۔

جناب عمیر فرخ راجہ: بھارتی گجرات کے اندر نسلی فسادات کی آڑ میں سینکڑوں مسلمانوں کو مارا گیا اور جو فسادات کرانے والے تھے وہ کیمرے کے سامنے آ کر ڈھٹائی سے بات کرتے ہیں کہ ہم نے چن چن کر مسلمانوں کو مارا ہے۔ پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ اسلام کے خلاف جنگ نہیں ہے تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے لیے اسلام کے خلاف جنگ کیا حیثیت رکھتی ہوگی۔ ایک اسرائیلی فوجی یا شہری واصل جہنم ہوتا ہے تو خون کی ندیاں بہنے لگ جاتی ہیں، لاشوں کے انبارکھڑے ہو جاتے ہیں اور امریکہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ یہ اسرائیل کا حق ہے اور اسرائیل کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ حملہ کرکے مسلمانوں کا قتل عام شروع کردے۔ آج ایوان میں اس اجلاس سے پہلے قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت کی گئی ہے ان آیات میں ایک لفظ آیا 'طاغوت' کا ۔ آپ طاغوت کے لفظ پر غورو فکر کیجیے، طاغوت کے لفظی معنی ہیں کوئی بھی ایسے سرکش عناصر ایسی بپھری ہوئی قوتیں جو اللہ تعالی کو defy کرکے، قرآنی تعلیمات کو جھٹلا کر اس کے سامنے سینہ سپر ہو جاتی ہیں۔ آج کے زمانے میں آپ دیکھیں یہی طاغوتی قوتیں اس وقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش کے تحت عمل پیرا ہیں۔

میں آج اس پلیٹ فارم کے توسط سے عالم اسلام اور خاص طور پر پاکستانی بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ ایک مسلمان جان کی قیمت ایک یہودی یا عیسائی جان سے کم ہے۔ کیا مسلمانوں کا خون سرخ نہیں ہے؟ اگر ہے تو پھر مجھے بتائیے کہ کیا وجہ ہے کہ سینکڑوں مسلمان شہید ہوتے ہیں لیکن دنیا کچھ نہیں کہتی۔ دوسری صورت میں اگر ایک بھی امریکی یا عیسائی یا یہودی یا کوئی بھی دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کا قتل ہو جاتا ہے تو کہرام مچ جاتا ہے۔

میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں اور میں اپنے تمام دوستوں سے اس بات کی التجا کرتا ہوں کہ اب بھی ٹائم ہے اٹھ جائیں سدھر جائیں، اپنی اس نیند سے بیدار ہو جائیں اس سے پہلے کہ آپ کو ایک ابدی نیند سلا دیا جائے ۔ آپ کے احتجاج کرنے سے اور condemn کرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔ ہمارے اسرائیل کے ساتھ جیسا کہ میرے fellow member نے کہا کہ سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں کہ جن کو توڑ کر ہم اس پر دباؤ ڈال سکیں اور جہاں تک بات رہی کہ عالمی سطح کے اوپر ایک سفارتی محاذ یا سفارتی جنگ شروع کرنے کی تو میرے بھائی ہمارا اپنا موقف عالمی سطح پر نہیں سنا جا رہا۔ ہماری اپنی جنگ ہم سے نہیں لڑی جا رہی تو آپ کہتے ہیں ہم تیسرے فریق کی جنگ جا کر لڑیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عمیر صاحب Please wind up کریں۔

جناب عمیر فرخ راجہ: اس پورے المیہ کا واحد حل protest نہیں condemnation نہیں بلکہ اس کے لیے لائحہ عمل اختیار کرنا ہے۔ وہ لائحہ عمل جو چودہ سو سال پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے وضح کردیا تھا ۔قرآن پاک میں آتا ہے (واعتصمو بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقو) اللہ تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اتحاد پیدا کرو اور متحد رہو۔ متحد رہو گے تو مقابلہ کرسکو گے ورنہ مشکل ہے۔.Thank you

Syed Mohsin Raza: Point of order Mr. Speaker.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

Syed Mohsin Raza: I have some reservations with regard to the stance that has been adopted by Mr. Umer Farrukh Raja. The problem with the Green Party in General is that they tend to see everything from a very religious perspective and that adds biases to their perspective.

ہر چیز کو آپ مذہب کے رنگ میں ڈھال دیں گے تو------------ چونکہ فرخ جدون صاحب کےشعر مجھے بہت پسند آئے تو میں ان نظر اقبال کے چند اشعار کرنا چاہوں گا --------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! دیکھیں every can express his point of view وہ ان کا point of view تھاتو اس پر پہلے ہی sufficient debate ہو گئی ہے۔ I will request Prime Minister to conclude. Sir, have a seat please. Mr. Prime Minister.

جناب احمد علی بابر (وزیراعظم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ آج وقار نیئر نے اسرائیل کے بارے میں ایک resolution پیش کی ہے۔ بہت ہی related resolution ہے کیوں کہ ابھی ہم نے witness کیا ہے اسرائیل کی indiscriminate bombardment کا فلسطینیوں کے اوپر۔ اس پر بہت اچھی speeches کی گئی ہیں بلیو پارٹی کی طرف سے اور بہت ہی اچھی speeches کی گئی گرین پارٹی کی طرف سے۔ میں پورے ہاؤس کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر کم و بیش ہماری پالیسی متفق ہے لیکن ایک بات جو گرین پارٹی کی طرف سے کی گئی، میں نہیں جانتا کیوں کہ گورنمنٹ اس کو own کرتی ہے یا disown کرتی ہے، کہ ہمیں اسرائیل کو accept کرلینا چاہیے کیوں کہ جب ہم اسرائیل کو accept کریں گے آپ اس کی ساریterritorial limits کو accept کر رہے ہیں اس کی جو settlements ہیں غزہ کی پٹی اور ویسٹ بینک میں، آپ ان کو accept کریں گے اور آپ ان کی جو unlawful settlements وغیرہ ہیں ان accept کرسکتے ہیں۔

جناب عبداللہ خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔ میری بات کو out of context use کیا جا رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Leader of the House بول رہے ہیں تو اس وقت point of order نہیں ہوتا۔

جناب وزیراعظم: اس کے اندر ہماری Government کا stance یہ ہے کہ ہم اسرائیل کو accept ابھی نہیں کریں گے جب تک اسرائیل اپنی جو unlawful settlements ہیں اس کو خالی نہیں کرتا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب وزیراعظم: گرین پارٹی کی طرف سے بھی کچھ useful suggestions آئی ہیں کہ صرف اور صرف condemnation ضروری نہیں ہے۔ جہاں پر بھی پاکستان کو جس بھی گلوبل فورم پر موقع ملا پاکستان کے Ambassadors اس کے خلاف آواز اٹھائیں گے لیکن long run میں ہم تب ہی مقابلہ کرسکتے ہیں جب پاکستان internally and externally strong ہوگا، اس کے مسلم دنیا کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں گے۔ انشا اللہ، ہم long run کے اندر پاکستان جب Strong ہوگا اس کے اوپر practical solutions لیں گےاور ابھی پاکستان کے سفیروں کو جس گلوبل فورم پر موقع ملتا ہے وہ اس پر آواز اٹھائیں گے۔ ہم diplomatic pressure use کریں گے اور انشا اللہ، ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ اس طرح کے barbaric incidentsنہ ہوں۔ جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس resolution پر voting کرالی جائے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔ جی ۔

ایک معزز رکن: Basically جو میں نے explanation دی اس وقت میں نے آپ کے سامنے historical context رکھا تھا کہ آپ یہ دیکھ لیں کہ پہلے بھی condemnations ہوتی رہی ہیں، condemnation سے اگلا step کیا ہے؟ آپ اسی طرح condemn کرتے رہیں گے یا جس طرح Egypt نے1979 میں کیا کہ اسرائیل کو جب انہوں نے accept کیا تو ان کو اپنی territories بھی ملیں، Jews نے اپنی settlements بھی dismantle کیں even اپنی Air Basis بھی dismantle کیں۔ آپ کے پاس History میں ایسا example ہے کہ you will get what you want so ہمیں ایک دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہیے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے، اس پر discuss کرنے کی ضرور ت ہے۔ میرا کہنے کا یہ مطلب تھا۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وقار صاحب! do you want to change your statement یا اس کے اوپر voting کرائی جائے ۔

جناب وقار نیئر: Sir! right of reply exercise کرنا چاہوں گا on some of the points that were raised if it is ok with you Mr. Speaker.

اصل میں دو تین چیزیں سامنے آئی ہیں۔ جس میں سے ایک جو سب سے بڑی چیز جس کی طرف میں ایوان کی توجہ دلوانا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ جب تک آپ اپنا کیس، اپنا مدعا خود لے کر آگے نہیں جائیں گے تو کوئی آپ کے مسئلے آپ کے لیے حل نہیں کرے گا۔ افریقہ میں ہم نے دیکھا ہے، زمبابوے سے لے کر روانڈا سے لے کر genocide ہوتی رہی ہے۔ لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں مرتے رہے ہیں بھوک سے ،خانہ جنگی سے، بیماریوں سے۔ مگر چونکہ کہ انہوں نے صحیح فورم کے اوپر اپنا کیس اس طرح نہیں پہنچایا جس طرح پہنچایا جاسکتا تھا اس لیے international community کی intervention اور ان کی aid اول تو پہنچی بہت دیر سے اور جب وہ پہنچی تو وہ اتنی effective نہ رہی کہ اس کا کچھ کیا جاسکتا۔ بڑے گھناؤنے جرائم افریقہ کے اندر پیش آئے ہیں۔

ہم مسلمانوں کا بھی المیہ صرف یہ ہے کہ ہم آپس میں بیٹھ کے رو تو لیتے ہیں اور کچھ اس طرح بھی کہہ دیتے ہیں کہ پوری دنیا ہماری پیچھے پڑگئی ہے مگر fact of the matter is کہ جب تک ہم اپنا کیس دنیا کے سامنے نہیں بنائیں گے تو اس طرح کی condemnations دے کر اور یہ explain کرکے کہ ہم اس طرح سے condemn نہیں کررہے کہ مسلمان مر رہے ہیں، ہم اس وجہ سے condemn کر رہے ہیں کہ آپ انسانوں کا خون کر رہے ہیں ۔ بے گنا ہ سویلین کا خون کر رہے ہیں اور ان کو medicines اور اس طرح کی چیزیں فراہم نہیں کر رہے ہیں۔ یہ کیس ہے جب تک ہم فلسطینیوں کا اور مسلم کا humanitarian face دنیا کو نہیں دکھائیں گے، دنیا ہمارے ساتھ sympathise نہیں کرے گی اور جس طرح discuss ہو چکاہے کہ جنگی option نہ ہمارے پاس ہیں نہ ہوسکتے ہیں۔ Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وقار صاحب! sorry to interrupt you, please have a seat. Consensus of the House ووٹنگ کرا لی جائے؟ ٹھیک ہے۔

(The Motion was moved and the Resolution was adopted)

Mr. Presiding Officer: Next item on the agenda is a motion by Mr. Furkh Jadoon.

جناب فرخ جدون: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ میں motion move کرتا ہوں کہ

> "This House may discuss the possibility of probing the case of Benazir Bhutto's murder by the local authorities believing in Pakistan's own jucicial system considering that no action has been taken as yet by the U.N. in this respect even after one year of

the sad incident.”

جناب سپیکر! فیض احمد فیض کی ایک نظم ہے، اس کے شروع کے ایک دو اشعار میں آپ کے سامنے پڑھوں گا۔ فیض صاحب فرماتے ہیں:

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کے کوئی نہ سر اٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے جسم وجاں بچا کے چلے

لیاقت علی خان کو آپ دیکھ لیں، پھر بھٹو صاحب کو آپ دیکھ لیں، اس کے درمیان countless ایسی examples ہیں جن کا کبھی نام نہیں لیا گیا، ان کو آپ دیکھ لیں اور پچھلے سال بے نظیر بھٹو کو آپ دیکھ لیں، جو بھی طواف کرنے نکلا ، جو نظر اٹھا کر چلنے نکلا، جو کہ حق بات کرنے نکلا ، جو کہ سچی بات کا ساتھ دینے نکلا، اسے مار دیا گیا یا اسے ضائع کردیا گیا۔ ہماری حکومت کو آپ دیکھیں جن کی اپنی حکومت ہے ، جن کی اپنی Establishment ہے، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یو این سے probe کروائیں گے۔ بھائی، اگر اپنی ایجنسیوں کے اوپر تمہیں اعتماد نہیں ہے، وہ پی ایس پی آفیسرز جو سی ایس ایس کر کے آتے ہیں، اگر ان کے اوپر اعتماد نہیں ہے تو اس پورے نظام کو سکریپ کردو۔ اس سی ایس ایس کے چکر کو ختم کرو ، اس ملک کو آپ ختم کرو۔ آپ اس سارے نظام کو سکریپ کرو ،آپ اس ملک کو adhocism پر چلاؤ، آپ ایک سال کے لیے یو این کے نمائندوں کو بلاؤ، ایک ایک سال کے لیے سارے ملکوں سے نمائندے بلا کر ملک چلاؤ۔

Mr. Zamir Ahmed Malik: Sir, point of order.

Mr. Presiding Officer: Please sit down and let him complete his speech.

جناب فرخ جدون: مجھے میری بات مکمل کرنے دیں میں اس کے بعد آپ سب کی باتیں سنوں گا۔ آپ اپنے اداروں کے اوپر اعتماد کریں۔ آپ انہیں اعتماد میں لیں۔ آپ کے اپنے Interior Minister ہیں، ساری پولیس آپ کی اپنی ہے،۔ ایف آئی اے آپ کے پاس ہے، ان سے آپ probe تو کروائیں۔ ان پی ایس پی آفیسرز کو آپ کیا کریں گے؟ ٹشو پیپرز کی طرح سکریپ کریں گے۔ آپ انہیں استعمال کریں، ان سے probe کروائیں۔ وہ پورے matter کو سامنے لے کر آئیں اور پوری قوم کو بتائیں کیا ہوا تھا اس دن۔کس کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا ، کس کو سب سے زیادہ نقصان ہوا۔ اس قوم کا سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اس کا کون جواب دےگا؟ آپ اس قوم کو جواب دیں کیوں کہ اب حکومت آپ کی پارٹی کی ہے ۔ بجائے یو این سے probe کروانے کے آپ اپنی ایجنسیوں پر اعتماد کریں اور انہیں اعتماد میں لے کر انہیں آپ full fledge support دیں تاکہ اس مسئلے پر وہ اپنا point of view پوری قوم کے سامنے رکھ سکیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Zameer Ahmed Malik: Point of order, Mr. Speaker.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

جناب ضمیر احمد ملک: سپیکر صاحب! شرم سے ڈوب مرنے کی بات ہے کہ یہاں میرے بھائی نے کہا کہ اس ملک کو ختم کردو ۔ یہ ملک ختم ہونے کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔ میرے بھائی کو چاہیے کہ وہ یہاں Youth Parliament of Pakistan میں بیٹھے ہوئے ہیں، خدا را! آئندہ ایسی بات نہ کریں یہ ملک ہمیشہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ جذباتی بات تھی ، ایسا ہو جاتا ہے Next speaker from Blue Party, Ahsan Yousaf Chaudhry Sahib.

Mr. Ahsan Yousaf Chaudhry: Mr. Speaker! Thank you very much. Mr. Furkh Jadoon Sahib has launched the motion and that is a flawed one in terms of its wordings that this House may discuss the possibility of probing the case of Benazir Bhutto. Yes sir, he is errant and ambivalent in terms as he has not suggested that the House shall discuss, then again the possilbity word has been used and again he has stated that actions have never been taken yet by the United Nations in the respect even after the lapse of one year since we have not put forward the issue to the U.N. so how it could have taken a suo motu action. That is only where the Supreme Court of the federation but that is not a federation that could have taken such a suo motu action. It is one of the reasons.

As far as the possibility is concerned that we should involvle the local authorities and he has also unleashed the 2:17:05 on the CSP officers that they have nothing to do with it. Though a multi-parliamentary committee can be established by the national consensus, we all condemn the assassination of Benazir Bhutto on 27 December, 2007 and it is a very national issue, a very grave issue that has very serious repercussions and it has been the logo and the slogan that چاروں صوبوں کی زنجیر بے نظیر بے نظیر۔ So no doubt it could lead to the segregation of the provinces and it could create the bad blood between the provinces but still we have to engage because it is not going to be possible as the judicial system that yes it is one of the voices from the various corners of the people that we should engage a judicial system. But judicial system is going to be the flawed one on the basis of polarization between the two segments of coalition led by people.

Here, we have some of the viable solutions that could be mainted and those should be given due weightage and consideration. That is a multi-party committee of parliament, that is to be established in order to probe into the matter as to who is the person behind this assassination and then it would also create and provide the opportunity to those people who have been implicator on the surface like Mr. Zardari in his speech stated that it is due to ‘Q Leage’ and he called the ‘Q League’ as *Qatil League*. So, if we engage it will create a national cohesiveness, consensus and national harmony. So, then on the findings of that committee, we should put forward and we should move again and if there is any involvement at our national level, then we wil try that matter and we should bring those culprits to justice. If any possibility occurs regarding the situation if there is any foreign involvement in this matter………

Mr. Presiding Officer: Ok. Sir! Kindly wind up, you have the last minute.

Mr. Ahsan Yousaf Chaudhry: Ok. We will have to proceed then extradition is clear, international law is there, we will have to seek that. So, that is the findings. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب محسن سعید صاحب۔

جناب محسن سعید: شکریہ جناب سپیکر۔ آج جب کہ ہر سو محترمہ کی پیپلز پارٹی کا ڈنکا بج رہا ہے، مشرف صاحب رخصت ہوچکے ہیں اور ان کی جگہ آپ کے سرتاج جناب آصف علی زرداری، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے منصب صدارت پر فائز ہیں-----

(ڈیسک بجائے گئے)

آپ کے عقیدت مند اور فرمانبردار جناب مخدوم سید یوسف رضا گیلانی ملک کے وزیراعظم ہیں، بارہ سال کے بعد پیپلز پارٹی حکومت میں آئی ہے اور آپ کے جیالے لوگ وزیر اور مشیر بن گئے ہیں۔ ان کے تمام وفاشعار وں کے پاس اونچے اونچے عہدے ہیں ، دفتر ہیں، لمبی لمبی گاڑیاں ہیں ، عالی شان گھر ہیں ، مرکز کے علاوہ سندھ اور بلوچستان میں دو وزراء اعلیٰ ہیں اور سرحد اور پنجاب میں حصہ ہے۔ پنجاب کا گورنرایک جاں نثار جیالا ہے۔ اور تو اور صدر مملکت کو بھی آپ کے قاتلوں کا علم ہے جو کہ انہوں نے خود فرمایا ہے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

آپ کیا سمجھتے ہیں ان کی تصاویر کو بغل میں دبا کر hospitals اور airports کے نام ان کے نام پر رکھ کر اور ان کے نام کے بڑے بڑے ہورڈنگز اور پورٹریٹ لگا کر، قصبے قصبے ، شہر شہر اور دیہات دیہات میں تعزیتی کانفرنسیں کروا کر اور عام تعطیل کا اعلان کرکے، آپ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک دیں گے۔ خون کا خون بہا ضرور ملنا چاہیے۔ انسانی لہو کی ایک ایک بوند حرمت رکھتی ہے۔ قتل کا ارتکاب کرنے والے عناصر ہیں کیا وہ اتنے طاقتور ہیں کہ وہ حکومت سے بھی زیادہ طاقت رکھتے ہیں؟ ان لوگوں کو کیفرکردار تک پہنچانا ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ یہ تو آپ کی اپنی قائد کا معاملہ ہےپارٹی کے کسی چھوٹے بڑے عہدیدار کو اس بات کا وقت نہ مل سکا کہ وہ باضابطہ طور پر اپنی شہید لیڈر کی ایف آئی آر تو درج کرواسکتےیا وہ اس بات کی تحقیق ہی کرلیتے کہ جائے شہادت سے اچانک اور کچھ ہی دیر بعد سارے نشان دھو ڈالے گئے۔

اس سلسلے میں ان تمام لوگوں کو شامل تفتیش کیا جانا چاہیے جن پر محترمہ نے شک کا اظہار کیا تھا خاص طور پر بے نظیر کے جو دوست ہیں ، صحافی ہیں Ron Suskandانہوں نے اپنی کتاب میں مشرف صاحب کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ کا تحفظ ہمارے ساتھ تعاون پر منحصر ہے۔ یہ میری گزارشات تھیں۔شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی۔ جناب خلیل طاہر صاحب۔

جناب خلیل طاہر: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ چوتھے بھٹو کا قتل کیا گیا ہے۔ اس پر مجھے ایک شعر یاد آتا ہے:

یہ بازی خون کی بازی ہے یہ بازی تم ہی ہارو گے
ہر گھر سے بھٹو نکلے گا تم کتنے بھٹو مارو گے

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! 27 دسمبر کو جب بی بی جلسہ ختم کرکے نکلیں تو اس میں security lapses دیکھیں جائیں کہ بی بی نکلتی ہیں، سٹیج سے اترتی ہیں تو کوئی سیکیورٹی والا ، کوئی پولیس والا ان کےساتھ نہیں ہوتا۔ جب بی بی پر فائر کیا جاتا ہے تو تب بھی کوئی سیکیورٹی والا یا پولیس والا وہاں موجود نہیں ہے۔ یہ پولیس کی ذمہ داری تھی کہ وہ راستہ clear کرواتی۔ آج دیکھا جائے کہ وہ کون لوگ تھے جو نعرہ لگا رہے تھے اور بی بی ان کو waveکرنے کے لیے کھڑی تھیں اور بی بی کو قتل کیا گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس دن کا روٹ تھا کہ بی بی نکلیں گی گوالمنڈی ، صدر اور ایئر پورٹ سے وہ اسلام آباد آئیں گی۔ یہ روٹ کیوں تبدیل کیا گیا؟ وہاں پر پولیس کی گاڑی کھڑی کرکے وہ روٹ کیوں بند کیا گیا؟ جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹر مصدق جو کہ Allied Hospital راولپنڈی کے انچارج ہیں، وہ اس دن راولپنڈی جنرل ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ میں ہوتے ہیں، وہ کیسے ہوتے ہیں وہ تو on call ہوتے ہیں، وہ کیوں وہاں پر موجود ہیں؟اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ preplanned تھا، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو قتل کرنے کا۔

جناب! اس میں انٹرنیشنل سازش بھی ہے اور کچھ ہمارے ملک کی جو local authoritiesاور establishment بھی اس میں involve ہے۔ اگر دیکھا جائے تو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے اپنی الیکشن مہم کا آغاز مردان اور چارسدہ سے کیا تھا۔ اگر محترمہ بے نظیر بھٹو القاعدہ والے شہید کرتے یا کوئی ددسرا شہید کرتا تو وہ وہاں ان کے لیے آسان تھا۔ بی بی بھی ان کے ٹارگٹ میں تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کو کیوں راولپنڈی میں شہید کیا جا رہا ہے؟ اس کی ایک وجہ ہے کہ کیوں کہ یہ سندھ والوں کی جو لیڈر شپ ہے اس کا تیسرا

جنازہ پنجاب، راولپنڈی سے جا رہا ہے۔ خان لیاقت علی خان کو لیاقت باغ میں قتل کیا گیا ۔ شہید ذولافقار علی بھٹو کو راولپنڈی کے اندر قتل کیا گیا اور اب محترمہ بے نظیر بھٹو کو شہید کیا گیا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

یہ صوبوں کے اندر نفرت پھیلائی جا رہی ہے کہ صوبوں کو تقسیم کیا جائے۔ پاکستان کو توڑنے کی ایک سازش ہو رہی ہے۔ یہ اس لیے ہو رہی ہے کہ وہ قوتیں نہیں چاہتیں کہ پاکستان میں استحکام ہو۔ یہ جو world map جاری ہوا ہے کہ 2015 میں پاکستان نہیں ہوگا صرف پنجاب ہوگا،یہ صوبوں کے درمیان دراڑیں ڈالی جا رہی ہیں، نفرتیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ اس وقت جب محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کا جسد خاکی راولپنڈی جنرل ہسپتال میں تھا تو اس وقت ملک میں افراتفری اور نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔قومی املاک کو نقصا ن پہنچایا جا رہا تھا، قیدی جیلوں سے بھاگ چکے تھے، جیلیں ٹوٹ چکی تھیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہ قوتیں تھیں جو پاکستان کو destabilize کرنا چاہتی تھیں۔ اس میں انٹرنیشنل قوتیں اور پاکستان کے اندر کی قوتیں جو چاہتی ہیں کہ یہاں پر جمہوریت مضبوط نہ ہو، جمہوری ادارے مضبوط نہ ہوں، وہ کبھی بھی نہیں چاہتے کہ جمہوری لیڈر سرعام عوام میں جا کر خطاب کریں اور جمہوریت کی بات کریں، یہ وہی لوگ تھے۔ یہی لوگ ہمارے ملک کے اندر بھی موجود ہیں اور بیرون ملک بھی موجود ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: خلیل صاحب kindly wind up کریں۔

جناب خلیل طاہر: جب بی بی کی نماز جنازہ پڑھی جارہی تھی تو سندھ میں یہ نعرہ لگا تھا کہ پاکستان نہ کھپے۔ اس موقع پر جناب آصف علی زرداری نے یہ نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کھپے پاکستان کھپے۔ اس نعرے کے باعث آج پاکستان مضبوط ہوا ہے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب خلیل طاہر: جناب سپیکر! یو این سے اس کی تحقیق کروائی جائے جو free and fair ہو کیونکہ ہمیں اپنے اداروں اور کچھ لوگ ایسے ہیں ان پر ہمیں کوئی trust نہیں ہے، ہم ان پر متفق نہیں ہیں کیونکہ ذوالفقار علی بھٹو کا بھی judicial murder ہوا تھا۔ اس میں بھی ہمارے کچھ ادارے ملوث تھے، ہم ان پر بھی believe نہیں کرتے۔ ا س سے پہلے بھی ہمارے لیڈر کو ہم سے جدا کیا گیا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Ok. Please have a seat.

Miss Saadia Waqar-un-Nisa: Point of Order, Mr. Speaker.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

Miss Saadia Waqar-un-Nisa: I would just like to add on one important thing to all this discussion, it definitely seems to be very interesting and heated debate and I would not like to interefere for long. One thing which is very important is the negligence of the senior authorities at the time when this heinous crime was committed and including to its several other crimes which had committed in the past that Pakistani Government and the authorities always had tried to connect the criminal to the crime.

Mr. Presiding Officer: Ok. Have a seat please. It is your point of view. You should clarify it in your speech. Please have a seat. Next, Abdullah Leghari Sahib…….

جناب عبداللہ خان لغاری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر ! کافی گرما گرم debate ہو رہی ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک فاضل سپیکر نے کہا کہ ہمیں اپنی authorities پر یقین نہیں ہے کیونکہ ہم سے چار بھٹو جدا ہوگئے۔ وہ بات ان کی بالکل ٹھیک ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آج بھٹو ہی کی گورنمنٹ ہے۔ جدا تو ہو گئے ہیں لیکن حکومت بھی آج ان کی ہے

تو پھر آج اپنے اداروں سے trust کیوں ختم ہوگیاہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر ان کا پیپلز پارٹی سے ہی trust ختم ہو گیا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ زرداری صاحب سے trust ختم ہو گیا ہے یا رحمن ملک صاحب جو ہمارے Interior Advisor ہیں ان سے ختم ہو گیا ہے یا اپنے اداروں سے ختم ہوگیا ہے۔ یہ بہت ہی vagueسی بات ہے۔

دوسری بات یہاں پر ایک اور فاضل مقرر نے کی کہ یو این میں معاملہ گیا نہیں اس لیے یو این کچھ کر نہیں سکتا تھا ۔ میں یہاں پر تھوڑی سیclarification کردوں۔ یواین میں ٹھیک اس وقت معاملہ چلا گیا تھا اور بالکل private matter پر بھی چلا گیا تھا جب مشرف گورنمنٹ نے یہ معاملہ یو این میں بھیجنے سے انکار کردیا تھا، پیپلز پارٹی نے اپنے طور پر یو این کو خطوط میں یہ ظاہر کر دیا تھا کہ ہم ان کی involvement چاہتے ہیں اس پوری assassination attempt میں۔ تو یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ یو این کے پاس اس کی information نہیں تھی یا وہ ایک سال میں کچھ نہیں کرسکا کیوں کہ ان کے پاس یہ نہیں تھا۔

اب میں آؤں گا اس Motion کے حوالے سے جو ساری بات چیت کی گئی ہے اور کیوں ہم یہ propose کرنا چا رہے ہیں کہ local authorities پر کیوں یقین کیا جائے۔ اس کی basically دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ آج بہت ضرورت ہے کہ آپ کے اداروں کی credibility ایک ایسے level پر پہنچے کہ جہاں واقعی ہمارا image set ہوکہ پاکستان کے قانون نافذ کرنے والے ادارے واقعی ایک بڑی strong position میں ہیں۔ ہر چیز کو investigate کرنے اور ہر مجرم کو کیفرکردار تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ So that needs a basic point of attention. دوسرا یہ کہ گورنمنٹ پیپلز پارٹی کی ہے تو بڑی sense بنتی ہے کہ چونکہ Interior Ministry کے تحت آتے ہیںFIA, ISI, MI, MI, IB, Police سارے کا سارا نظام اور چونکہ ہمارے ایڈوائزر رحمٰن ملک صاحب بھی ہیں جو کہ اس کام میں بہت مہارت رکھتے ہیں۔

جناب نشاظ کاظمی: جناب سپیکر! .Point of clarification آئی ایس آئی حکومت کے political set up کے تحت نہیں ہے۔ .Thank you

جناب عبداللہ خان لغاری: آپ کی agencies تو ہیں نا جی۔ ظاہر ہے کہ آپ ان کے اندر ہی investigate کریں تو بہتر ہوگا .That is exactly what we are making the point for کہ آپ کے ادارے کسی کو توanswerable ہیں۔ پولیس کا نظام آپ کے تحت ہے ۔ Interior Ministry میں آپ decisions لے رہے ہیں۔ حکومت آپ کی ہے جیسا کہ پہلے بھی point out کیا گیا ہے کہ Ministers بھی آپ کے ہیں ، Chief Ministers بھی آپ کے ہیں، گورنر بھی آپ کے ہیں تو پھر اس بات سے کیوں کترایا جا رہا ہے اس point پر کہ ہم اپنے ہی اداروں سے اس کی تحقیقات نہ کروائیں۔

یو این کے حوالے سے جب بات کی جاتی ہے تو آپ کو یہ ذہن میں رکھنا پڑے گا کہ .there are certain funds associate, certain bills associated with regard to UN تو آپ کو اس چیز کا جب bill تھمایا جائے گا جو کہ millions of dollars میں ہوگا تو certainly آپ اس وقت جس position میں ہیں، آپ ایک bail out position میں already آ چکے ہیں کہ جہاں پر آپ کو فورا assistance کی ضرورت پڑ رہی ہے، جہاں پر آپ کو امداد کی ضرورت پڑ رہی ہے، IMF کے پاس آپalready جا کر کھڑے ہوئے ہیں، آپ economic system تو چلا نہیں سکتے ہیں تو millions of dollars ایک یو این کی probe پر آپ کیوں خرچ کریں جبکہ گورنمنٹ بھی دوسری طرف آپ کی اپنی ہے۔ آپ اپنے اداروں پر believe کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ بہت valid point ہے کہ چونکہ حکومت پیپلز پارٹی کی ہے تو senseبنتی ہے کہ اس کی ساری کی ساری investigation پاکستان کے اندر کی جائے۔

یہاں پر judicial system کے حوالے سے بات کی گئی۔ Again وہی والی بات ہے کہ

ضرور judiciary پر ایک issue کھڑا ہے لیکن یہ چونکہ ایک party matter ہے، یہ ایک لیڈر کے قتل کے حوالے سے تحقیقات کا مسئلہ ہے، اس لیے وہ highly پیپلزپارٹی کی ہی concern تک رہتا ہے اور وہ اس چیز کو fulfil کرانے کے لیے جو locally steps لے سکتے ہیں وہ زیادہ effective کام ادا کرسکتے ہیں بجائے اس کے کہ یو این کے پاس آپ جائیں اور پھر ایک کمیٹی بنے۔ کمیٹی میں پتا نہیں کون سے پھر نئے مسئلے کھڑے ہو جائیں اور پھر وہ مزید التوا کا شکار ہو جائے۔ مزید ایک سال کے لیے وہ التوا کا شکار ہو جائے۔ اتنی بڑی لیڈر کا incident ہو چکا ہے اس کی investigation already ایک سال تک delay ہو چکی ہے۔ کوئی کام نہیں ہوا ہے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے طور پر یہاں پر آپ اپنی authorities کو use کرتے ہوئے آپ اس کی ساری کی ساری investigation کو launch کریں۔ شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Honourable Member: Point of order, Mr. Speaker.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ۔

Honourable Member: I would like to just ask one question to the Opposition members that what would be the level of trust if the Peoples Party would start the investigation by the local investigation agencies because انہوں نے پہلے ہی یہ کہہ دیا ہے کہ ساری ایجنسیاں جو ہیں ان کی اپنی ہیں اور سب کچھ ہے تو there would be no any unbiased. باقی یہ لوگ issue raise کریں گے کہ یہاں پر یہ جو آپ کی اپنی investigation ہے آپ نے خود ہی impose کردی اور آپ خود ہی result لے کر آ گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔

جناب یاور حیات شاہ: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ یہ resolution move کی جائے اور پھر اس پر further debate کی جائے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: .Ok کاظمی صاحب! clear point of clarification کرلیں اس کے بعد resolution move کریں گے۔ جی۔

جناب نشاط الحسن کاظمی: جناب سپیکر! ابھی تک جو ہماری اپوزیشن پارٹی کی طرف سے موقف کا اظہار کیا گیا ہے وہ بہت ہی واضح ہے۔ اس کی دو basic وجوہات ہیں۔ ہم اس وقت ایک بہت بڑے financial crunch کا شکار ہیں اور ہم یہ afford نہیں کرسکتے کہ ہم یو این کے پاس جائیں۔ انہوں نے جو اتنا بڑا بل تھمایا ہوا ہے کہ اگر تحقیقات ہوئیں تو اتنے پیسے لگ جائیں گے millions of dollars لگ جائیں گے جبکہ آپ کے عوام تو بھوکے مر رہے ہیں۔ پنجابی کی ایک کہاوت ہے کہ ٹِیڈ پکھا مرے تے عشق ٹیں ٹیں کرے۔ Indirectly تو آپ وہی کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

پہلے تو آپ کو یہ کرنا چاہیے کہ آپ عوام کا تھوڑا خیال کریں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ہمیں اگر اپنی Local Agencies پر اعتماد نہیں ہے how can we trust others. آپ کی گورنمنٹ responsible government ہے If you call it a you call it a responsible government. responsible government and you trust the agencies that are being being headed by your officials, then trust them and give them this task. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: .Thank you جی یاور حیات صاحب۔

Mr. Yawar Hayat Shah: Sir, I move the resolution:

"This House is of the opinion that the Government of Pakistan should constitute a multi-party parliamentary committee to un-earth and punish the conspirators behind the assassination of Mohtarma Benazir Bhutto. Moreover, this committee may consult the United Nations if the findings indicate any foreign involvement in this assassination."

Mr. Presiding Officer: I move the motion to the House.

(The motion was carried)

جناب فرخ جدون: جناب سپیکر! Point of order اگر آپ اجازت دیں تو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

جناب فرخ جدون: یاور صاحب نے کچھ بات کی multi parliamentary committee کی، پتا نہیں یہ کس طرح کی کمیٹی ہوگی، اس میں کوئی پارلیمنٹ کے بندے ہوں گے۔ اگر وہ explain کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی فرخ صاحب! اسی پر ہم ابھی discussion کرنے لگے ہیں۔Please have a seat. Minister Sahib.

جناب یاور حیات شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ ہم محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی شہادت کو پرزور طریقے سے condemn کرتے ہیں اور حکومت وقت سے urge کرتے ہیں اور demand کرتے ہیں کہ اس national tragedy کی جلد از جلد تحقیقات کروائی جائے۔ سب سے پہلے میں جدون صاحب کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ میں نے word use کیا ہے multi-party parliamentary committee that will consist on the representatives of all parliamentary parties.

جیسا کہ یوسف چوہدری صاحب نے بھی پہلے اسے elaborate کیا ہے، میں تھوڑا حکومتی پالیسی کو واضح کردینا چاہتا ہوں اس پر کہ پارلیمنٹ کی بالا دستی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک multi-party parliamentary committee بنائی جائے جس میں تمام پارٹیوں کے representatives ہوں چونکہ ملک میں عدلیہ کی آزادی، یا جو Judges issue چل رہا ہے تو اس پر کچھ پارٹیوں کو reservations ہیں، اس کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ اس کمیٹی کے ذریعےun-biased اور impartial investigation کروائی جائے۔ لغاری صاحب نے جیسا کہ فرمایا کہ کترایا جا رہا ہے یا یہ کہ اپنی حکومت investigation کروانے سے کترا رہی ہے تو وہ just biasness کے factor سے بچنے کے لیے ہے تاکہ اس پر یہ allegation نہ لگے کہ جو result آئے ہیں یا جو investigation ہوئی ہے وہ biased تھی۔ اس میں ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ان میں کسی قسم کا factor بیرون ملک سے ، ہمسایہ ممالک سے ملتا ہے یا کسی بھی غیر ملک سے کوئی factor یا کوئی entity اس میں involved ہے تو اس میں ہم یو این او کی consultancy and services لے سکتے ہیں تاکہ نوابزادہ لیاقت علی خان اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادتوں جیسے واقعات سے مستقبل میں بچا جاسکے۔Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت سے matter ایسے ہوتے ہیں جن کو وہ supervise کرتے ہیں investigation نہیں supervision بھی کچھ ہوتا ہے۔جی اگلے سپیکر ہیں سید وقاص علی۔

سید وقار علی: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سب لوگ definitely محترمہ کی شہادت کے واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

یہاں پر اس سے پہلے بات ہوئی تھی کہ ہم اپنی authorities پر کیوں نہ بھروسہ

کریں تو میری جدون صاحب سے request ہے کہ یہ وہی authorities ہیں کہ کسی سی ایس پی کے کہنے پر ہی اس جگہ کو دھویا گیا، اس جگہ کو صاف کیا گیا which is the illegal act and strongly condemnable….. وہاں کے ایس ایس پی کے کہنے پر ہوا تھا، ریسکیو1122 کی یہ رپورٹ ہے اگر جدون صاحب اس کو consult کرنا چاہتے ہیں he may consult.

دوسرا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محترمہ ایک international stature کی لیڈر تھیں، وہ صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیا میں پاکستان کی representative تھیں۔ میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں اٹھارہ فروری کو الیکشن ہوئے تو اس کی سب سے بہترین بات یہ ہے کہ لوگوں نے اس political system کو جو derail ہوگیا تھا، اس کو مانا اور اس کو accept کیا۔ اب بہترین بات یہ ہے کہ ایک ایسا un-biased commission form کیا جائے ، ایسے لوگ اس میں لائے جائیں ، پاکستان میں انتہائی اچھے لوگ موجود ہیں۔ پاکستان میں انتہائی اچھے politician اور professional politicians ہیں، ان کا ایک کمیشن بنایا جائے اور وہ کمیشن it should be aided by the state agencies even ISI, MI, IB and whatever. اس کے بعد جو فیصلہ دیتے ہیں it should be come on media and culprits should be put behind the bars. Thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب معین اختر صاحب۔

جناب معین اختر: Thank you. ہمارے محترم صدر آصف علی زرداری صاحب نے ستائیس دسمبر 2008 کو محترمہ بے نظیر بھٹوشہید کی پہلی برسی پر خطاب فرماتے ہوئے یہ کہا کہ وہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کو جانتے ہیں۔ اس پر ایک شعر یاد آرہا ہے، میں وزیراعظم صاحب کی ذرا توجہ چاہوں گا:

ہمیں خبر ہے راہزنوں کے ہر ٹھکانے کی
شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے

بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ضمیر ملک صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ جناب والا! یہاں اداروں کی بات ہوئی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگوں کو اداروں پر اعتماد نہیں ہے تو میں یہاں بات کروں گا کہ یہی ادارے تھے جن کی وجہ سے میر مرتضیٰ بھٹو کا قتل ہوا لیکن میں آج یہاں بھٹوز کی بات نہیں کروں گا۔ میں پورے مسلم ممالک کے لیڈرز کی بات کروں گا۔ جناب ایک ذوالفقار علی بھٹو نہیں مارا گیا، بے نظیر بھٹو نہیں ماری گئی، شاہ فیصل کی بھی بات کرو۔ کیا وجہ ہے کہ جب بھی اسلامی ملک کا کوئی لیڈر اٹھتا ہے تو اس کو مروا دیا جاتا ہے ۔ یہ بہت بڑی سازش ہے۔ اس سازش کو بےنقاب کرو۔ کیا وجہ ہے کہ بےنظیر بھٹو کو مروایا گیا ، ذوالفقار علی بھٹو کو مروایا گیایہ کمیٹیاں بنتی رہیں گی۔ ہمیشہ ایسا ہوا ہےکہ کمیٹیاں بنتی رہی ہیں اور ان کی مختلف آرا آتی رہی ہیں ۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں یا تیسری دنیا میں جب بھی کوئی لیڈر اٹھتا ہے اس کو یا غدار کہلوا دیا جاتا ہے یا اس کو مروا دیا جاتا ہے ۔ میں آپ کی توجہ ایران کے ڈاکٹر مصدق کی طرف دلائوں گا جب ان کا تختہ الٹا گیا تو کیرمک کوبرائٹ جو سی آئی اے کا ایجنٹ تھا اس نے کہا تھا کہ اگر مسلمان قوم کو برباد کرنا ہے تو ان کے لیڈروں کو مروا دو کیونکہ یہ لیڈر ہی ہوتے ہیں جو ایک گروہ کو قوم بنا دیتے ہیں۔ ان کے علما کو مروا دو اور یہی کچھ ہماری قوم کے ساتھ ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کسی پر اعتبار مت کریں۔ اٹھیں ان کو بےنقاب کریں۔ اپنا محاسبہ خود کریں۔ ایک پارلیمنٹری کمیٹی بناتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے پاس بھی جائیں گے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ بی بی کا قاتل اور کوئی نہیں ہے، پرویز مشرف ہے ۔

جناب والا! یہاں میں بتا دوں کہ قاتلوں کا نام کیوں نہیں بتایا جا رہا ۔ آج اگر آصف زرداری نے کہا کہ پرویز مشرف بی بی کا قاتل ہے تو یہ آرمی مارشل لا لگا دے گی ۔ بی بی کا قاتل اور کوئی نہیں ہے، پرویز مشرف ہے۔ یو این او میں مت جائیں، اپنی کمیٹی بنائیں،

خدا کی قسم پرویز مشرف قاتل ہے، قاتل ہے، قاتل ہے۔
جناب پریذایڈنگ آفیسر۔ نیاز مصطفیٰ۔
جناب نیاز مصطفیٰ۔ Thank you respected Speaker. I want to speak specifically about the government's request for the probe from UNO. میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر being an independent and sovereign state, is it suitable any way for us to ask UNO to probe in the matter. یہ کیا پیغام دنیا کی طرف لے کر جائے گا کہ باہر کے لوگ جب یہ سنیں کے کہ ان کو اپنی ایجنسیوں پر اتنا ہی اعتماد ہے کہ ان کا اپنا قتل ہو جائےتو یہ باہر سے لوگ منگوا کر ان سے تفتیش کرواتے ہیں۔ پہلے مالی صورتحال یہ ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے ملک میں سرمایہ کاری نہیں کرتے کیونکہ ہمارے پاس proper system نہیں ہے - ہمارے demoralized institution مزید demoralize ہو جائیں گے۔ جس طرح سے جذباتی تقاریر ہو رہی ہیں اس سے تو یہ لگتا ہے کہ کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں there is something wrong in the bottom کہ جیسے یہ لوگ خود ہی involve ہوں۔ ایک assassinated woman کا خاوند خود اس ملک کا صدر ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ میرے انڈر جتنی بھی ایجنسیاں ہیں وہ investigate نہ کریں بلکہ foreign agencies investigate کریں۔ وہ یہاں آ کر کیا کریں گے ، کیا ان کے پاس کوئی specific method ہے جس پر وہ آ کر بات کریں گے۔ صرف اور صرف they will touch our sensitive institutions.
ایک معزز رکن۔ Point of order - ہم نے foreign agencies کو نہیں بلایا، ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ ہماری پارلیمانی کمیٹی probe کو look into کرے ہم نے یہ نہیں کہا کہ foreign agencies آ کر کریں۔
جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ Point of order is valid.
جناب نیاز مصطفیٰ۔ Sir, I am specifically talking about the government میں یوتھ پارلیمنٹ کے نمائندے کے طور پر یہ بات کر رہا ہوں کبھی یہ stance تبدیل کر لیتے ہیں کہ we are talking from the youth forum and some time they say that we are talking as government. کبھی اس کو protect کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ to attain perfection one has get absolute passion free ایک سال گزرنے تک اگر یہ کچھ نہیں کر سکے تو اب یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ ان کواپنی assembly dissolve کرنی چاہیے اور دوبارہ الیکشن ہونے چاہیئں اور پھر capable agencies آئیں گی تو investigate کریں گی اور معاملے کو صحیح طریقے سے حل کیا جائے گا۔ جناب والا! میں اس پارلیمنٹ کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنی agencies کو independent کرنا چاہیے being a sovereign state اور باہر کے لوگوں کو بھی اعتماد دلانا چاہیے کہ ہم لوگ sovereign independent country ہیں اور ہمارے لوگ capable ہیں۔ They can do things and whatever they mean, in fact ground realities are. تو اس حوالے سے ہم یہ perfectly کر سکتے ہیں اور مجھے اپنی قوم پر اچھی طرح یقین ہے کہ وہ کر سکتے ہیں۔ اگر آصف علی زرداری صاحب یہ کرنے کی اجازت دے دیں۔
جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ضمیر احمد، point of order
جناب ضمیر احمد ملک۔جناب والا! میرے بھائی نے کہا ہے کہ assemblies dissolve ہو جائیں یہ یوتھ پارلیمنٹ بنانے کا مقصد ایک جمہوری کلچر کو prevail کرنا تھا۔ میرے بھائی کیا ہمیں پھر dictatorship کی طرف لے کر جانا چاہ رہے ہیں۔ ہمارا مقصد جمہوریت کو پروان چڑھانا ہے -
جناب نیاز مصطفیٰ۔ جناب والا! میں نے یہ بات کی ہے یہ اسمبلیاں dissolve کرکے دوبارہ specifically election کروائے جائیں تاکہ ہم اس process کو صحیح کر سکیں۔
جنا ب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سید محسن رضا صاحب۔
سید محسن رضا۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے تو میں آپ کو سپیکر کے منصب پر فائز پر مبارکباد دوں گا اور ایک شعر آپ کی نذر کرنا چاہوں گا۔
یہ عجیب دستور زباں بندی ہے تیری محفل میں یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہےزباں میری۔
جناب سپیکر! Being the custodian of the House میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ point of order کے اصول کو وضح کریں کہ وہ صرف رولز کی خلاف ورزی پر کیا جا سکتا ہے شاعری کی کتاب کھولنے کے لیے point of order raise نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو سپیکرز کی فہرست ہے وہ یہاں سے کچھ اور بن کر جاتی ہے by the time it goes through the pipeline وہ آپ تک پہنچتے پہنچتے تبدیل ہو جاتی ہے کچھ

نام غائب ہو جاتے ہیں اور کچھ add ہو جاتے ہیں ۔ اس پر بھی میں آپ کی توجہ دلوانا چاہوں گا۔ I will be grateful.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اس کے لیے آپ party head سے رابطہ کریں کیونکہ اس کی طرف سے final report آتی ہے۔

سید محسن رضا۔ بہت شکریہ۔ Coming to the topic. جناب والا! معزز اراکین اپوزیشن کا یہ موقف ہے کہ ایک judicial commission بنایا جائے جبکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک میں انتہا درجے کا judicial crisis ہے ۔ حد تو یہ ہے کہ بنتے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں۔ بات یہ ہے کہ جب عدلیہ میں عوام کا confidence بالکل zero پر پہنچ چکا ہے اس وقت judicial commission کی ضرورت نہیں ہے یہ ایک اور حمود الرحمان کمیشن بن جائے گا جس کی رپورٹ کبھی افشا نہیں کی جائے گی ۔ یہ وہی بات ہے کہ when there is no will, there is now way. The leaders of today do not have a will to probe into this murder. For them this is a bygone, for them this is an election slogan. This is nothing more than an election slogan. Mr. Speaker sir, we should not act emotionally. We should act logically and analytically. No commission can provide a replacement to Benazir Bhutto. No commission can bring back Benazir Bhutto to life. The commission can only serve the purpose of closure. Having said that the President himself has very clearly termed an entire party as the qatil league. The government either should act against this league or they should buck up or they should keep quiet about it. Mr. Speaker sir, furthermore جب کہا گیا کہ محترمہ کو security provide نہیں کی گئی تھی تو I will only state over here that about 18 police personnel also were killed in her assassination attempt. Furthermore, I also want to say that the only that we can bring confidence into this parliamentary committee that we have proposed is on all stakeholders particularly, the dispossessed and disenfranchised elements in Balochistan who boycotted the elected. The APDM, a significant part of the opposition and lawyers movement that resulted in the downfall of Musharraf government, they too, should be included into this parliamentary committee and not just those elements that are sitting in the parliament. It should be a committee of national consensus. Thank you very much.

Mr. Speaker: Thank you very much. Meer Fahad Iqbal. Next all speakers will be given only two minutes. Please speak in a short and comprehensive manner. Thank you.

میر فہد اقبال۔ Thank you Mr. Speaker. یہاں جتنے بھی بلیو پارٹی اراکین نے اپنی تقاریر کیں ان سے یہی لگ رہا تھا کہ وہ بالکل جذباتی تقاریر تھیں اور ان میں کوئی viable solutions نہیں تھے ۔ I think they should stop giving such emotional statements and come up with some viable solutions. یہاں پر وہ بار بار اسی کا حوالہ دے رہے تھے کہ پیپلز پارٹی نے کیا کیا، کس طرح ان کی tragic death ہوئی مگر اس کے علاوہ ہمیں اس سے آگے بھی جانا ہے۔ یہ اس motion کا اصل essence یہ تھا کہ we have to ponder کہ یہ معاملہ جو اقوام متحدہ کے پاس گیا ہے یہ جانا چاہیے کہ نہیں، local authorities کی طرف آنا چاہیے یا نہیں۔ ایک جگہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اداروں کو build up کرنا چاہیے دوسری طرف کہتے ہیں کہ ہماری local authorities اچھی نہیں ہیں تو یہ اپنی statements contradict کر رہے ہیں۔ میں یہی کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے جتنی بھی باتیں کی ہیں ، ان میں انہیں نے کوئی حل نہیں بتایا صرف emotional blackmailing کی ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Miss Gul Bano.

مس گل بانو۔ شکریہ جناب والا! ابھی کچھ دیر پہلے وزیر تعلیم نے statement دی ہے کہ مشرف کا نام اگر disclose کیا گیا تو مارشل لا لگ سکتا ہے it means that directly he wants to take the name of army. ایک طرف یہ بات ہے تو دوسری طرف بےنظیر بھٹو کی assassination کے دوسرے دن صدر صاحب نے جو پریس کانفرنس کی تھی اس میں انہوں نے قاتل لیگ کا لفظ استعمال کیا تھا۔ اس کے بعد ایک سال کے بعد جب بےنظیر کی برسی آتی ہے تو اس وقت وہ نام disclose نہیں کرنا چاہتے۔ یہ کس قسم کی controversy ہےکہ صدر صاحب کبھی ایک پارٹی کا نام لیتے ہیں، کبھی یہ سارا الزام فوج کی طرف ڈال دیا جاتا ہے جو کہ اس وقت بہت sensitive issue ہے اور without any investigation اس طریقے سے کسی بھی ادارے کے نام لینا بالکل درست نہیں ہوگا۔ میں صدر صاحب کا ایک انٹرویو جو انہوں نے CNN کو دیا تھا وہ quote کرنا چاہوں گی جب ان سے سوال پچھا گیا کہ پاکستان میں جو دہشت گردی چل رہی ہے اس کو آپ کس طریقے سے handle کریں گے تو

انہوں نے جواب دیا کہ میں کس طرح سے handle کر سکتا ہو میں اپنی بیوی کو دہشت گردی سے نہیں بچا سکا تو میں باقی عوام کو کیسے بچا سکتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Mr. Prime Minister.

جناب احمد علی بابر۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔ اس سے پہلے کہ میں اس پر اپنی پارٹی کی official line واضح کروں میں چند باتوں کی وضاحت کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ گرین پارٹی کی طرف سےنشاط کاظمی صاحب نے کچھ تجاویز دیں جو بہت valid تھیں اور جن کو ہم نے resolution میں شامل کیا ہے لیکن انہی کے پارٹی کے کچھ ممبرز نے ساتھ ہی یہ کہا کہ بلیو پارٹی کی emotional statements آئی ہیں ۔ جناب والا! اگر آپ جمہوریت کی روح کو سمجھیں تو اس مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر Information Minister نے کوئی بات کی ہے تو من و عن وہی بات میری پارٹی کا ہر بندہ اپنی سیٹ سے انہی الفاظ کو دہرائے گا ۔ جمہوریت کی روح کا مطلب یہی ہے کہ متضاد باتیں ہوتی ہیں اور اسی طرح ہم آپس میں برداشت پیدا کرتے ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ statements کو روکیں تو یہ نہیں رکیں گی کیونکہ اسی طرح جمہوریت کا فروغ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر کچھ باتوں کی وضاحت کی ضرورت ہے کہ کبھی یہ بیان آتا ہے کہ صدر پاکستان نے تو یہ بات کی ہے اور دوسری طرف آپ کا وزیر یہ کہہ رہا ہے ۔ میں یہاں واضح کردوں کہ میرا وزیر صدر پاکستان کے لیے کام نہیں کرتا بلکہ وہ Minister Youth Parliament Government کا وزیر ہے اور وہ اس کو represent کرتا ہے۔ یہاں پر جناب نشاط کاظمی صاحب نے جو useful suggestions دی تھیں کہ جب آپ کی اپنی financial situation strong نہ ہو آپ اقوام متحدہ نہ جائیں اور وہی قرارداد کا crux ہے جس میں ہم نے کہا ہے کہ ایسےun pious parliamentary members جن کی reputation پاکستان میں اچھی ہے اور ایسے ممبر ہماری پارلیمنٹ میں، ان کی base پر investigation کی جائے تاکہ پاکستان کو ایک بڑا بل نہ ادا کرنا پڑے اور اسے foreign elements جو اس کےunder آتے ہیں جن کے ساتھ پاکستانی ادارے research نہیں کرسکتے تب اس کے لیے آخر میںUN کے پاس جایا جائے کہ کچھ خاص foreign elements نے research کرنی ہے۔ تو یہ ہماری پارٹی کی official line ہے ۔ اس کے بعد میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس پر voting کرائی جائے تاکہ ہم اس کو officially approve کر سکیں. Thank you so much.

Mr. Presiding Officer Consensus of the House is for voting. Rehmani Sahib.

جناب محمد اعصام رحمانی ۔ With the consent of the party, we will pass the resolution مگر ہماری تھوڑی سی reservations ہیں جن کی ہم clarity explain کرنا چاہتے ہیں۔ Mr. Nishat will explain the clarity of reservation.

سید محمد نشاط الحسن کاظمی ۔ Thank you very much Leader of Opposition. Sir, اس میں یہ ہے کہ ہمیں جو text حکومت کی طرف سے موصول ہوا ہے میں اس کو ایک دفعہ دہرا کر پھر reservations بتا دیتا ہوں

This House is of the opinion that the Government of Pakistan should constitute a multi party parliamentary committee to unearth and punish the conspirator behind the assassination of Benazir Bhutto. Moreover, this committee may consult the UNO, if findings indicate any foreign involvement in this assassination.

اس قرارداد کے دوسرے حصے کے اندر ایک supposition create کی گئی ہے اس وجہ سے ہم اس کے حق میں ووٹ کریں گے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قرارداد کےاندر یہ جوclause induct کی گئی ہے وہ ایک temporary clause ہے اور یہ صرف UN action investigate کرنے کے لیے ہے اگر multi party foreign elements find کرتی ہے تو یہ رپورٹ CTC کو جائے گی جو کہ 1373 resolution کے تحت UN Security Council form کی گئی ہے اور پھر UN action investigate کرے گا۔ I hope there is a clarity between Prime Minister and Leader of the Opposition on this. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: OK. Mr. Prime Minister.

جناب احمد علی بابر۔ Thank you Mr. Speaker. یہاں پر مسٹر نشاط کاظمی نے ایک بڑا valid point اٹھایا لیکن جب آپ کوئی law pass کرتے ہیں آپ اس کے اند ر ساری supposition اس لیے ڈالتے ہیں کہ بعد میں کسی بھی قسم کی کوئی ambiguity آپ کے جو research institutions ان کے لیے نہ رہے۔ ہم exact کسی کے اوپر doubt create نہیں کر رہے کہ کیا وہ foreign elements تھے یا domestic elementsتھے ہم نے صرف supposition کی ہے کہ اگر کوئی foreign elements ہوئے جن کے ساتھ پاکستان کی domestic researchers کی ان تک رسائی نہیں ہے تب ہم UN کے پاس جائیں گے اور ان سے

درخواست کریں گے کہ ہمیں ان تک رسائی دی جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے نہ کہ یہ ہے
کہ UN کو instigate کیا جائے کہ پاکستان میں آ کر research کرے۔ Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Now, consensus of the House for voting. The motion was put.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: So, this third resolution has been passed today and I congratulate you people on that. OK. The House is now adjourned to meet till 1st of January, 2009 at 9 a.m. Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again at 9 a.m. on 1st of January 2009.]